



# بلوچستان صوبائی سمیلی

میاجھات  
پنجشنبہ سورخہ ۶ جون ۱۹۴۵ء

نمبر شمار	مدد رجات	صفحہ
۱	تلاؤت و تر آن پاک و ترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۲
۳	تحریک اللتواء میجانب قبائل احمد کھوسہ۔ (والپیں نئے لی گئی)	۳
۴	مجس مالیات کا قیام	۴
۵	منظور شدہ اخراجات کے متعلق گوشواروں کا ایوان کی تحریر پر کھانا۔	۵
۶	وزیر اعلیٰ کا ایوان سے خطاب۔	۶
۷	گورنر کا حکم	۷

جلد سوم

## فہرست ارکان خوبی آج کا جلاس میں شرکت فرمانی ہے

- ۱۔ منصف فضیلہ عالیانی
- ۲۔ مسٹر پرکل آئن
- ۳۔ مسٹر آبادان فرمیون آبادان
- ۴۔ میر عبد الغفور بلوچ
- ۵۔ میر عبد الحکیم فو شیر وانی (پارلیمنٹری سینکڑری)
- ۶۔ مسٹر عبد المجید بزرخو
- ۷۔ میر عبدالرشی جمالی (وزیر)
- ۸۔ عبداللطاہر آغا (ڈپٹی اسپکٹر)
- ۹۔ سردار احمد شاہ حبیثان
- ۱۰۔ مسٹر احمد واسیں بھٹی
- ۱۱۔ مسٹر عصمت اللہ خان مولیٰ خیل
- ۱۲۔ سردار بہادر خان بنگلزی وزیر
- ۱۳۔ مسٹر بشیر مسیح
- ۱۴۔ میر جاکر خان دومی
- ۱۵۔ سیدزادہ کیم
- ۱۶۔ سردار دیست رخان کرد
- ۱۷۔ مسٹر عید محمد فوتیزی
- ۱۸۔ میر فتح علی امدادی
- ۱۹۔ جام سیر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)
- ۲۰۔ گل زمان خان ملک
- ۲۱۔ میر سماں بیوی خان مری
- ۲۲۔ مسٹر اقبال احمد خوسہ
- ۲۳۔ محمد انور ملک در تانی

- ۲۳۔ ارباب محمد نوار خان کاسی (وزیر)
  - ۲۴۔ مسٹر محمد صالح بھوٹانی
  - ۲۵۔ حاجی محمد شاہ سردان نزیلی
  - ۲۶۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر
  - ۲۷۔ حاجی ملک محمد یوسف اچکزائی
  - ۲۸۔ میر فیض بخش خان کھوسہ
  - ۲۹۔ مسٹر ناصر علی بلوچ
  - ۳۰۔ مسٹر لوز محمد صری
  - ۳۱۔ مسٹر سید اللہ خان پراچہ (وزیر)
  - ۳۲۔ مسٹر سید نعمت بخش بخاری
  - ۳۳۔ نواب تیمور شاہ جو گنڈی - (وزیر)
  - ۳۴۔ پرانسی بھیجان
  - ۳۵۔ مسٹر فدو الفقار علی مکھی
  - ۳۶۔ مسٹر فیض احمد باچا
  - ۳۷۔ محمد نصیر میشک
  - ۳۸۔ ڈاکٹر حیدر علوچ (وزیر)
  - ۳۹۔ سردار نثار علی
-

# بُوچتان صُوبائی اُسمیلی کا دوسرا جلاس

اُسمیلی کا جلاس بروز نجیبہ، مورخ ۷ جون ۱۹۸۵ء اد بوقت ساخن نوجیج صحیح نری صداح میر محمد بن علیں کا کمرٹ پیکر فتحہ۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ  
از  
قارئ افتخار احمد کاظمی

اعوذ بالله من الشیطان الرجيم  
بسم الله الرحمن الرحيم۔

وَمَا أَتَيْتُمْ مِنْ تِبَالِيٍّ بُوَاهٍ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرَبُّوَا  
عِنْدَ اللَّهِ إِذَا وَمَا أَتَيْتُمْ مِنْ زَكْرَةٍ تُرْبَدُونَ وَجْهَ اللَّهِ نَفَأْ لِئَلَّا  
هُمُ الْمُضِيقُونَ هُنَّ اللَّهُمَّ الَّذِي خَلَقْتُمْ هُنَّ رَبَّنَّا وَمَنْ يَعْلَمْ بِعِظَمَتِكُمْ طَهَّلَ  
مِنْ شَرِّ كَايِّمِكُمْ مَنْ يَشْفَعُ مِنْ ذَلِكُمْ مَنْ شَاءَ طَبَّعَتْهُ قَشَّانِي  
عَمَّا يُشَرِّكُونَ۔ (صدق اللہ العظیم ۵ سورۃ الروم (۳۹۔ ۴۰) پ ۶)

ترجمہ:- اور جو مال تم اس غرض پر دیتے تو کوہ دو گوں میں پیچھکر زیادہ ہو جا۔  
رسیسے سوچو:- ... یہ اللہ کے نزویک نہیں بڑھتا۔ (اور برکت نہیں ہوتی) اور جو زکوہ  
دو گے داؤد اللہ کی مرغی سے خرچ کو گے۔ جس سے اللہ کی رخصان طلب ہوگی۔ تو  
یہی لوگ خدا کے پاس بڑھاتے رہیں گے۔ اللہ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تو  
زرق دیا، پھر تھوڑت میلگا، اور پھر زندگی کرے گا۔ تو یہاں تھہارے شریکوں میں  
سے بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔ وہ اس قسم کے شرکی سے  
پاک اور بلند و برت نہ ہے۔

(وَمَا عَلِيَّنَا إِلَّا أَبَلَّا غَ)

# وَقْفَائِهُ سُوَالَاتٍ

مُسْطَر أَسْپِيْكَر

- پہلا سوال مُسْطَر أَقْبَالِ كھوسمہ کا ہے -

بَنْدَة١۔ مُسْطَر أَقْبَالِ احْمَد كھوسمہ :-

کیا ذریز ریاست ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس سال خلک سالی کے سب سب قبیل جھٹ پٹ میں فصلات کو شدید نقصان پہنچا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہی ہے تو اس سلسہ میں کاشتکاروں کے نقصانات کے ازار کیلئے کیا اقدامات لگے گئے ہیں ؟

اربابِ محمد لواز کاسی : جاب اسپیکر! باتا عده جوابات دینے سے قبل یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ ما شاء اللہ یہاں ہم سب زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں ہر ایک ٹکوں پہنچنے سائل کا علم ہے اور ان مسائل کو حل کرنے کے لئے بھی آپ حضرات جانتے ہوں گے۔ کہ یہ کس طرح حل ہونے چاہیئی۔ ہندوں سے پیش نظر ہی آپ کا تعاون چاہوں گا۔ شکریہ (الف) سب قبیل جھٹ پٹ کا زیادہ ترقیہ نہیں پانی کے زیر کاشت ہے اس سے فصلات پر خلک سالی سے چندال اثر نہیں ہوا اور نہ ہی کہیں سے اس سے میں روپرٹ موصول ہوتی ہے۔ تاہم باڑانی علاتوں میں اس سال کدم کی پیاوار پھرولی اثر پڑا ہے جو کہ ازازے کے لحاظ سے بہت معمولی ہے۔

(ب) نقصانات کے ازالے کا بندوبست محکمہ ریاست کی ذمہ دار ہوں گے شاید نہیں ہے۔ کاشتکاروں کو الیسی امداد عموماً حالات کے مطابق روایتی غذیف لختہ دیا کرتے ہیں، اسی نے محکمہ ریاست ایسی معلومات فراہم کرنے سے قاصر ہے۔

مُسْطَر أَقْبَالِ احْمَد كھوسمہ :- (ضمہ سوالے) جاب اسپیکر! ذریز موصوف

لے لپٹنے جواب میں فرمایا ہے کہ "سب تحصیل جھٹ پٹ کا زیادہ تر رقبہ نہری پانی کے زیر کاشت ہے اسلئے فصلات پر خلت سال سے چند ان اثر نہیں ہوا اور نہ ہی کہیں سے اس سے میں روپرٹ موصول ہوئی ہے تاہم بالآخر علاقوں میں اس سال گندم کی پیداوار پر معمولی اثر پڑا ہے یو کہ اندازے کے لحاظ سے بہت معنوی ہے۔"

جناب والا! کیا آپکے علم میں ہے کہ جھٹ پٹ میں خریف کی نفل کو نہری پانی میں بھی کیوں  
نہ نقصان ہوا ہے۔ . . . .

**وزیر زراعت :** - اس سال بھی پانی کم تھا اسلئے کہ بارشیں کم ہوئی تھیں۔ . . .

**مسٹر اقبال احمد کھوسہ :** - میں نہری پانی میں بھی کی بات کی ہے جو نقصان ہوا ہے۔ اسکے ازالہ کیلئے آپنے کیا کیا ہے؟ ریلیف گذڑ سے اس سسلمیں اقدامات کرنے کے لئے کہا گی ہے؟

**وزیر زراعت :** - جب آپ اس سیسے میں ہمیں لکھ کر بھیجیں گے تو ہم انشاء اللہ کچھ نہ کھو کریں گے۔ ظاہر ہے کہ آپکا تجویز کے بعد ہی کچھ ہو سکے گا۔

**بنو. م- اقبال احمد کھوسہ**

کیا وزیر خراک بیان فرمائیگئے کہ  
(الف) کیا ریلیف بار نفلے کا شر جھٹ پٹ نماج مٹڈی کے یکام کے سے انتہائی حرز دی ہے، کیونکہ اس کے جزو  
ازراعت زرعی پیداوار کی بہت ہے؟  
(ب) کیا یہ درست ہے کہ مدرسہ اسلام نے اپنے "روزغیرہ بار کے" دروان اس علاقتے میں نماج مٹڈی کے  
نیکام کا دعہ دینا یا نہ۔  
(ج) اگر حرز در (الف) و (ب) کا درج اثبات ہے تو اس منظر پر عمل درست کب تک مقرر ہے۔

**وزیر خراک**

(الف) ریلیف بار کا شر جھٹ پٹ مرکزی لحاظ سے نماج مٹڈی کیلئے اتنا ہر دل پہنچ۔ جتنا کہ ڈارہ مراد جا ہے  
(ب) نفاست پڑا کوئی علم نہیں سے  
(ج) نفاست پڑا کو اندر میں بازہ کرنی ہر دست موصول نہیں ہوئی ہے

بچہ ۱۷ - میر بنی نجاش خان کھوسہ

کبا دزیر فروک روزہ نامت از راد کرم یہ تبلائیں گے کہ  
لالف سالی روایت کے دران مطلع لغیرہ باد میں گذرم کی فریداری کیتے کئے مراکن کو سے گئے ان کے نام کیا ہیں  
دجھے کیا خدمت منی سب لاڑ ثابت پٹ میں نماح نڈی کے تمام پر زور رکھی۔ کبر نکہ مطلع لغیرہ باد میں چادل  
اول گدم وافر سقدار تسبیہا برستے ہیں

وزیر خزانہ وزراء

دالف) سال ۱۹۷۰ کے دران نیشنل ائر پارک میں گدم کی فریداری کیتھے، ۲۰ مرکز کھوئے گئے ہیں جن کے نام  
نہ بذلیں ہیں

۱۰- اوسنے نہ	۱۰- حوبٹ پٹا	۱۰- میرچہ
۱۱- بیسن جالی	۱۱- ڈایرہ سزاد جالی	۱۱- گندوچ
۱۲- چین پتی	۱۲- کلین فردم	۱۲- باش نسل
۱۳- سهمت پرور	۱۳- بنگر شتری	۱۳- احمد آباد
۱۴- گردہ لندودار	۱۴- ڈایرہ سیم خان	۱۴- سکی مددیہ
۱۵- جھنپڑا بار	۱۵- گوھڑا داد مزار	۱۵- باش سیدہ
۱۶- رنگلی تھدیہ	۱۶- زہری کمپ	۱۶- گرولا میر خان
۱۷- گردہ گمندر خان	۱۷- گردہ دل سزاو	۱۷- گوھڑا سبز علی
۱۸- خیرین	۱۸- سگسی واہ روڑ	۱۸- ۱۰۰

(دب) بیوچی نڈا یارک کے تیام اس تینی ٹکر کو گورنمنٹ اور مقامی انتظامی سیرہ کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ سرپرنسپل نیشنیاں یا کارپوئیزیر ان کے قیام اور دیکھو ممالک کا کام کرتی ہیں۔

پنجم ۲۱ - میرزا نجف خان کھوہ

کیا اور زیر راست از راه کرم آر بیان ذہنیت کے  
 (لطف) کیا ہے درست ہے کہ شیع نعمیر آباد ریڈی علاقہ برلن کے باوجود زندگانی کرنے والوں کے نئی آنات دیکھو  
 افراحت سے دشناک کرنے کیلئے علی ادمان نہیں اٹھا یا جارہا ہے!  
 رب! کیا ہے جی درست ہے کہ مرسم خریون دیست کے مظہرات کا اکثر حصہ بیماری لگ جانے کے بعد سے فارغ چاہتے  
 میں؟

درج) اگر جزو دبی کا بواب انجات میں ہے تو کیا حکومت ہر رسم کے دروان نویگی آئندہ اسناد کو علاشتے ہیں

- گشت پر معمور کرنے والے عالم کرنگی۔ تاکہ فرمودت سے زمینداروں کو فائدہ تائی خالد یوجائیں۔

وزیر اعلیٰ

(الف) حالانکہ اس ہر منوع کا حکم زراحت تو سیستھے کوئی با دامتلائق نہیں تاہم کمتو ہاذی کو صورہ یافتہ کو مد نظر رکھتے ہی گے اور مزدروں کی کمی کو محروم کرتے ہی گے ضروری نرٹی میزیری کی مزدحک کیفیت نہ چھوڑ دیں اسیم کی میزیری کو زندروں میں رکھنا سارے کیفیتی عالمہ زراحت نے چند ضروری اقتدار سے کیجئے ہوں متحمل اور سب ڈائیون کے سینڈ کوارٹ پر اقتصادی شہریں پر لگدم اور چاول کی کلائی دفیزروہ عملی مظاہر کرنے بخواہت کیا گیا ہے اور اقتصادی غیر آزاد کے زندہ ارادوں پر عوایدی نیت پر ضرایم کرنے کے انتظام کے لئے ہیں۔ ذریعی میریں میں زندہ آلات کے علی استعمال کی فاصل خاص کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ زندہ ارادی لفڑاویں اس کے استعمال سے رکھنا سہول اور خودیت حاصل کریں۔ جنما پنچ زندہ ارادوں میں میئے آلات کے استعمال کا رجحان ٹاؤں ہائے۔ بہر حال چاں، اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں ایک حفظی مصروفی کی ضرورت ہے۔

دہب) لیٹرے اور بیماریوں کے حصے زہر جگہ برتے ہیں۔ نام فسیر بار کی خدمتی امیت کے پیش نظر دایا گئی کے عضوں پر گرام چلا کے جا رہے ہیں۔

(ج) مبلغ نفیر آباد میں اس دوست ۴۲ فیڈ اسٹیٹ پس برک ۷۷۶۶۹۰ کے مقابلے سے میں تین گناہ زادہ میں انکر علاجے میں بہتر نہ کیلئے مردوں میں بھی بھیسا کئے گئے وہیں جواب ان کی ذاتی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ رکے بال سال سے زندگی قریب کے خصوصی پروگرام کے تحت اس فلمیں میں فرشٹہ، نید و دزت TRAINING & VISIT میں تربیت اور گشت کا فخری پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ جسکے تحت فیڈ اسٹیٹ جنہے میں چار روز باندھہ زینداریوں سے میں گے۔ اور باقی روز زندگی تحقیقاتی مرکز کا پر تربیت حاصل کریں گے۔ اس مقصد کے لئے انسٹی ٹیڈ میں زندگی تحقیقاتی مرکز نامہ کیا جا رہا ہے جو زید براں پرست پیغمبر کو پروگرام کے مقابلے سے بھی زندگی ترقی کا جامس پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔

**مسٹر اقبال احمد بھوسمہ :-** جا ب والا! آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ  
نفیر آباد کے زمینداروں کو کوئی تحریک نہیں دیا گیا۔

**وزیر خوراک فرازاعت :-** تحریک نفیر آباد کے زمینداروں کو رعایتی قیمت پر سینے  
کے اشتمالات کیے گئے ہیں۔

**میسر بنی بخش خان بھوسمہ :-** جا ب والا! زمیندار فضلوں کا نقصان برداشت نہیں  
کو سکتے گذشتہ سال ہواں جہاز پانی اپرے سمجھا تھا۔ جا ب والا! اگر اپرے کرنے والے پانی  
فضلوں پر ڈال کر جائیں تو زمینداروں کو بہت نقصان ہو گا۔ اس کے متعلق آپ کوئی بھروسہ اقدامات کرنے تک  
صحیح وقت پر صحیح اپرے ہو۔

**مسٹر اسپیکر :-** میر صاحب آپ نے سال تو زمینداروں اور فرازاعت تک فتح آلات کے  
ستعلق کیا ہے اور بات دو اسے متعلق کرو ہے جسے ہیں۔

**میسر بنی بخش خان بھوسمہ :-** جا ب والا! سنہ میں موسم خریف و زیست میں نقصان تکوں جائی  
لگ جاتی ہے۔ اگر دو اوں کو دہلی اسٹوک کیا جائے تو میرے خیال میں مناسب ہو گا۔

**مسک پری گل آغا :-** (ضمی سوال) جا ب والا! چھ سال سال پہلے اس وقت ہم نے  
سپلی کا پڑھ کر دو اپنی کرتے دیکھا تھا اس کے بعد آج تک ہم نے دو اپنی کرتے ہوئے کسی ہواں جہاز  
و بیڑہ کو نہیں دیکھا۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ایسا کیوں ہوا۔؟

**وزیر فرازاعت :-** جا ب اسپیکر! دو اپنی مخصوص علاستہ میں کی جاتی ہے۔

کیا ذیر امر پر غص جہانات از راه کرم = بیان خواہی گے۔ کرنفع لغیر آباد میں کتنے ذیری فارم  
نام کئے گئے ہیں۔ نیز پولٹری فارم کے قیام اور گنجان آباد علاقوں میں شاخانے جہانات قائم  
کرنے کو کمی مشغوب ہے مکروہ کے پر غربے؟

وزیر امور پرورش حیوانات

لشکر نویزرا اور میں بھاگنا دی تسل کے سولیشنز اور بڑی پیشہ لشکر کی بعثتوں کی ترقی کیجئے ایک فارم مخفیانہ  
بستہ فہرست دیت پت) اسے تمہروڑ پرستا گم کیا گیا ہے۔ اس وقت اسکے لشکر میں جاہد و شہزادی  
ستکیں اور باہر سول دشپرخی ذپرخیاں سوچ دیں۔ علی، ہبہ، آنند و مال سال ۱۹۵۸ء کے شکستے دہانی

ایک ڈسپرڈ کی نمائت بہرہ رائشی مکان پھر میں بنائی جائیگی اس کے علاوہ امریکن کے تحقیقات کا ایک مرکز ذریعہ سارہ جاتی میں قائم کیا جائیگا۔  
اس کے ساتھ ساقی یونیورسٹی کی ترقی کا منصوبہ برائے گرینٹ شے-ہرڈ میں بخوبی کیا جائے گا  
جس پر کل ولگت کاغذیں بچاں لا کر دیتے ہے، جو کہ امامتہ محمد میں قائم کیا جائیگا۔  
ملٹے افسوس با دیں پر ملڑی فارم کے قیام کا سنبھالی الممال زیر فروختی ہے۔

\* ۲۳ - میرفتح علی خان عمرانی

(الف) کیا دریہ زمینت از رہ کرم = بیان فرمائیے کر۔  
 (ب) کیا یہ درست ہے کہ ساقیہ گردنز بریٹنی نے مسلح انفراتار کے باشندوں سے یہ اعداء کیا تھا کہ ذریہ  
 سڑاد جمالی میں ایک زرعی کالج کھولا جائیگا؟  
 (ج) اگر بنز (الف) کا جواب اثبات ہے تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کر جی ہے؟

وزیری زراعت

دہلی حکمر کر مذکورہ دعوہ کے سنتن اور عالم نہیں ہے۔  
 (جب) جزو دالفہ کے جواب کی روشنی میں حکمر کی جانب سے کوئی انداز کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بچہ۔ ۰۵۔ میرفتح علی خان عمرانی

(الف) کیا دزیر زراعت از راه گرم = بیان فرمائیجئے کر۔  
 (الف) کہ درست ہے کہ صدر پاکستان نے بننے  
 نہیں مدد کے قیام کا وعدہ فرمایا تھا؟  
 (رب) اگر جزو (الف) کا درج اثبات میں ہے۔

وزیریت

وہ اس کا نکل کوئی علم نہیں ہے۔  
جب فلمہ کو اس پر بارہ کرنی پڑتی موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم سنٹی کافیام فلمہ مددیات کے زیرہ پر آتا ہے۔

پنج - حاجی ملک محمد یوسف

کیا وزیر زادت از راه کرم = بیان مزنا نئیے کم  
والغیر تکمکہ خلالات نئے گذشتہ سات سالی کے وہان کتنے درخت رکائے ہیں۔ اور یہ درخت کہاں کہاں  
رکائے گئے ہیں۔ نیز ان پر کتنا فرقہ ہوا۔  
(ج) ان نکائے گئے درختوں میں سے کتنے دفت اس وقت مرد ہیں۔

وزیریت

## **۱۰۔ رقبہ جات پر شجراں**

گورنمنٹ سسکارڈز میں ۸۳۹ ایکٹر رقبہ جات پر شجر کاری کی گئی، جس پر کل مردود ۵۵،۵۸۹ مربعے لائگ آئی ہے۔ پر شجر کاری حسن مُرداد، دڑکان پتی - سپین کا بزرگ - بیلی - زرنگی، بورا ہند نیک، دفعیہ اڑکا بند فرشت، لخان دفعیہ بیشین، ذیرہ سزاد جانی، دفعیہ لغیرہ باد، یکجھ کور دفعیہ تبرہت، اور ہب ڈایمہ دفعیہ بیلیں میں ہوتی ہے۔

۲ نہد کے کاری شجر کے کاری

گزشتہ سالوں میں کیرکٹر کینال، پٹ نیڈر اور شاہی کینال کے "مظفر کناروں" پر نہیں  
شجر کاری کراچی کی ہے جس پر ۱۰۰۰ وہی رہ ۳۲۰ رہیے خروج ہوئے ہیں

## ۳ شجر کاری براۓ ریگ بندی

گذشتہ سات سالوں میں مکران کے ساحلی علاقوں میں پہنچا، گوارا - پہکان اور سارہ اور جزوئی میں ۸۶۸ اکڑہ رقبہ جات پر شجر کاری براۓ ریگ بندی کیا گئی ہے۔ جس پر ۷،۰۰۰ روپے خرچ ہوتے ہیں۔  
اس وقت سرجد کا میاب پرروں کی اوسما ۵۰ میں صدید ہے۔

### مقامات کی تفصیل جہاں شجر کاری کی گئی ہے

#### ۱ رقبہ جات پر شجر کاری

صلع کوٹھ	جتن
۱۶ اکڑا	جتن
۰ ۲۲۵.	سردار
ینہ خوشدل خان	سبز کاریز
۰ ۵۰	بلیلی
	نگی رہا
	صلع لفیر آباد
۳۰۰/- اکڑا	ڈیرو سردار جمالی
۰ ۴۸	صلع تربت پیش کر
" ۱۲	صلع لسید
" ۸۶۹	ہبڈیم

#### ۲۔ نہروں کے کنارے شجر کاری

#### صلع لفیر آباد

کیر مرکنیاں اور اس کی ذیلی شاخیں  
پٹ فیڈر اور اس کی ذیلی شاخیں  
شاخیں کنیاں (أُرچ شاخ)

۲۰۰/- میل

۳۲۵/-

۰ ۲۵

کل ۵۰۰ میل

## ۲۔ شجر کاری بائے ریگ نہدی

ملعک گواہ	
ھاٹپڑی	بیرن
۲۱۲	پنی
" ۱۹۱	گرادر
۳۰	ڈکان
" ۱۰	ادارہ
کل ۳۶۸	"

مکہر جنگلات نے گورنمنٹ سات سالوں میں غیر رسمی افریقات کے مدد میں کم ۲۹،۳۹۰ کروڑ روپے دیا ہے جس کے نتیجے اندھش شلاگا کرسٹ رچارڈی - زیارت شریف مسی / بھیجی ہے۔ اور ادائی - اقیر آباد تیاریت - لبیدر اور سینگھ بیس دھائے من پرکش اقیریتا ۴۴،۰۷۵ روپے فتح برئے اور اس وقت مدد نہیں پوروں کی اس طبقہ نہیں ۳۵۵ روپے

## حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی ۴۔

جاناب والا! ہم نے اپنے صوبہ میں محکمہ جنگلات کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ ہم تو سڑکوں پر بانی پر بھلی پر نظر رکھتے ہیں۔ ان پر ہم لاکھوں اور کروڑوں روپے سالانہ خرچ کرتے ہیں۔ یہاں صوبائی حکومت کو درخت نگانے کے لئے لاکھوں روپے ملتے ہیں مگر ہمیں کہیں بھی درخت نظر نہیں آتے ہیں اس لئے کہ ہم ان کی حفاظت نہیں کرتے۔ اور صحیح طریقے سے نہیں رکھتے ہیں۔ میں ہاؤس کی وساحت سے عرض کر دنگا کو جنگلات پر کروڑوں روپے سے صرف کرتے ہیں۔ لیکن درخت نظر نہیں آتے ہیں اس کی وجہ بحال کرنا چاہیے۔

## وزیر راععت ۵۔

جاناب والا! ائمہ جہاں درخت نگانے جائیں گے موزر بیان کی معرفت

نگانے جائیں گے۔ اور وہی ان کو دیکھ بھال میں تعامل کریں گے۔

نہیں ۴۸۔ حاجی ملک محمد یوسف

ایک وزیر نو راععت اذ راه کرم بہیان فرمائیے کہ  
والحق کیا یہ درست ہے کہ برجستان میں پیاں کی مقامی مزدرا بیات کو پڑا کرنے کے بعد نزدیکی پسیدادار کی  
 Rafsanjani پر بھار پہنچ جاتی ہے۔ جسے درآمد کر کے پیاں کے زندگانی محدث کا بھا عارضہ حاصل کر سکتے ہیں

(ج) اگر جزو والف کا جواب اثبات میں ہے، تو کیا خود اس اضافی ذریعی پسیداد کو بسائدا کرنے کے لئے امدادات کرے گی۔

ذیل زراعت

(الف) بیان بر جستن نیز صرف نند جزویں دروغی اجسام کو افسر مقدار میں پیش کروائیں اور حقایقی مزدرویات کو پس اکرنے کے بعد بزرگ رہتی ہیں۔ جن کو بیان کرد کے پیام کے زیندار اپنے سادھے صرف حاصل کر سکتے ہیں۔

ب) ترقی بستہات کے سلسلہ میں مرکزی حکومت کے زیر تنقی ایک اورہ بنام ایگر پلپر سٹریک ائمہ ماکٹسٹ لہڈ پہنچے ہی کام کر دے ہے۔ ملاوہ ایسی حکومت برصغیر نے پروجیکٹ ترقیاتی اورہ کو یہ ذرداری سپنی ہے کہ وہ سیب کی برآمدے کے لئے خاص بندیاں فراہم کرے۔

حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی : (ضمی سوالات) جناب والای جوان بے جزو (الف)

میں آپنے یہ تسلیم کیا ہے کہ بلوچستان میں زرعی اجاتسی میں جو مقامی ضروریات کو پورا کر کے بعد بچ جاتی ہیں۔ ہمارا بڑا مقصد یہ ہے کہ ہمارے جو پہل بچ جاتے ہیں ان کو باہر کی منڈیوں کا لائسنس دیا جائے تاکہ یہ برآمد کئے جاسکیں۔ اسکی ہمارے زمینہ اروں کو اچھا صارضہ مل سکے گا یہ ہمارے علاقے کا نہیں سارے بلوچستان کا مسئلہ ہے کیونکہ چل خراب ہو جاتے ہیں لہذا ان کو باہر بھیجا جائے۔ ایک اونٹھنی سوال یہ ہے کہ بلوچستان فروٹ پروڈکٹ کمپنی یہاں چالیس سال سے موجود ہے خود وزیر موصوف نے بھی اس کو دیکھا ہے۔ کیا آپ یہ بتائیں کہ اس میں کیا ہو رہا ہے اس کو اپنے حکومت کے تحولی میں یا یا ہے یا نہیں۔؟

وزیر ازدراught :- بجھے اسی کا تو علم نہیں ہے آپ اسی کے متعلق تفصیل دے دیں یہ  
ویکھ لیں گے۔

**حاجی ملک محمد وسیف اچکزی :** - جنابِ لالا! یہ سیراذachte معاملہ نہیں ہے آپ

اسی میں تحقیقات کریں یہ تو بلوچستان کے زمینداروں کا سکلمہ ہے۔

**وزیر کردار اعut :-** جیب کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آپ تحریری لکھ دیں ہم اس کی حقیقت  
کو پیش کرے گے۔

مسٹر اسپنیکر : واضح ہے چالیس سال سے یہ موجو ہے آپ معلمہ کی تحقیقات کر کے  
مبر صاحب کی تسلی کرادیں۔

حاجی ملک محمد یوسف اچھری : جا بڑلا! اطلاعاتی عرض ہے کہ چالیس سال  
پہلے کی یہ پتی ہے اس میں بھی لوگوں کے حصہ میں۔ مگر ان کا کوئی پتہ نہیں ہے اور فروٹ وغیرہ کے  
لئے اسکے باہر کوئی منڈی نہیں ہے۔

وزیر راعت : ہم دیکھ لیں گے اور معزز مبرک کی تسلی کرادیں گے۔

## نمبر ۴۹ - حاجی ملک محمد یوسف

کیا ذریعہ امور پرورش میانات اذراہ کرم۔ یونیورسٹیز ایجنسی کے  
(الف) حکم نے گذشتہ سات سال کے دوران بیرونی ملک سے کل کتنی کامیں درآمد کیں، اور ان پر  
کتابزیر مبارکہ ذریح ہوا۔  
(ب) اس وقت ان گائیوں کی کتنی تعداد موجود ہے اور ان میں امرات کا تناسب کیا ہے۔

## وزیر امور پرورش حیوانات

(الف) حکم امور پرورش میانات بھارت نے گذشتہ سات سال یعنی ۱۹۲۶ء تا ۱۹۲۹ء میں جو  
گایاں درآمد کی میں ان کی تعداد بہ ذریح صوب زیل ہے۔

سال	تعداد	خوبیز مبارکہ	میزان
۱۹۲۶	۱۰۰	۰۸۶	۰۳۱۵۱
۱۹۲۹	۵	۰۳۰۳	۰۲۳۲۷

اس کے علاوہ ایشائی ترقائقی بیک نے ایک ہزار فریزین فن کی ٹائیوں کی درآمد کیے  
ایک کروڑ ۹۳ لاکھ ۲۱ ہزار کی رقم فراہم کی ہے۔

(ب) اس وقت سرکاری ڈائری فارمن پر ان گائیوں کی تعداد ۹۳۲ ہے اور ان میں سالانہ شرچ  
امرات کا تناسب صوب زیل ہے۔

۱ -	کامیابیں	فینڈر	۲۴۳
۲ -	زیبھر ملے	"	۲۳۷
۳ -	بکھڑا بیان	۶	۲۵۳

حاجی ملک محمد یوسف اچکزی : - (ضمی سوال) جناب وللاہ بخاری ہے

محکمہ نے جند کا لیگن پشین کچلاک وغیرہ میں ہتھیاری کی ہیں ان میں سے تمیس فیصلہ تو مر جاتی ہیں اور خصوصاً انسکے بیچ تو نہیں بچتے ان پر حکومت کا زرمیادول خرچ ہوتا ہے۔ جناب والا! ان سے ہمیں نفع ہوتا ہے؟ یا کتنا نقصان ہوتا ہے؟ اگر نفع ہوتا ہے تو انہیں مزید ترقی دیجائے ورنہ نقصان کی صورت میں ان کا کام کوئی فائدہ نہیں۔ انجکی کیا ضرورت ہے؟

وزیر رہاعت! - فائدہ تو ضرور ہوتا ہے اس لئے تو حکومت بلوچستان نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ ایک کائے تیس ہزار روپے میں آتی ہے جیکہ آپکو ہم باہر ہزار روپے میں دیتے ہیں اب اسی دیکھ بھال کرنا آپکا فرض ہے اگر انکی اچھی طرح دیکھ بھال کریں گے تو یہ نہیں مرسی گی۔

**حاجی مک محمد یوسف اچکزی** ہے۔ یہ تو کنیت اور دنمارک کی ہیں جم تو پاکستانی ہیں  
..... میں تو چاہتا ہوں اگر انکی وجہ سے حکومت کو نقصان ہوتا ہے تو اس پر نظر  
..... فی کی جائے۔

وزیر زراعت :- نامہ تو ضرور ہے۔  
ب۔ ۷۹ خدا نصیر منیگل

(الف) کیا وزیر زراحت از راه کرم = بیان فرما یعنی کہ  
جیکے زبادہ ترزیز میں سال کی طرزی بارشی سے بندات کر کافی لفغان پہنچا  
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب امہات میں ہے تو کیا تحریکت سعای زمینداروں اور کاشتکاروں کو کر کے  
مال امناد دیجئے کا اس ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو تمہری بیش۔

(ا) یہ درست ہے کہ پچھلے سال طوفانی مالے شرول ٹیوریو سے نسخ خندار میں کہیں بندات کرنے تھے ان پہنچا

ب) بھی درست ہے کہ نسخ خندار میں زیادہ تر کاشکاری بارانی سیلاپ پر ہوتی ہے  
 جہاں تک مالی امداد کا سلسلہ ہے = وزراء کی حکمت بدرجہ تاب نے کثر سماں اور ملین کڑ  
 سپریوں کی ہے۔ پناہ گز فکرہ ہذا اسکا جواب دینے سے فاصلہ ہے۔

**مسٹر محمد منیر یگل** :- (ضمی سوال) پچھلے سال طوفانی باشوں سے کافی نقصان ہوا۔  
 تقریباً بب زمینداروں کے خشکا ہے بندات بہہ گئے اس کا سروے کیا گی برائے ہمراہ افی  
 ہمیں بتایا جائے کہ محمد روزاعت کی طرف سے وہاں بلڈ فرز فراہم کئے جائیں گے نیز کیا ویور مصروف  
 تباہ سکیں گے کہ ریلیف گھنٹر کی طرف سے کوئی ہامیت پہنچی ہے کہ متاثریں کو بلڈ فرز فراہم کئے جائیں؟

**وزیر روزاعت** :- جواب اسیکر! میں پاشے جواب میں بتا چکا ہوں کہ یہ ہمارے دائرہ

کار میں نہیں آتا۔

**میر محمد منیر یگل** :- اگر یہ اسکے دائرہ کار میں نہیں آتا میکن جواب والا! قلات وغیرہ  
 میں زمین داروں کا دارو دمار ان بندات پر ہے جو بہہ گئے ہیں۔ ان کو مالی امداد فراہم کرنا ضروری ہے۔

**وزیر روزاعت** :- وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے ہدہ پر فائز ہوئے سے پہلے وعدہ کی تھا کہ  
 وہ اس معاملہ پر غور کری گے۔

**میر محمد منیر یگل** :- ریلیف گھنٹر بھی صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں ابھی تک کوئی قسم کی  
 امداد نہیں دیجی گئی۔

**وزیر روزاعت** :- اسکے متعلق ہم تحقیقات کروائیں گے۔

**میر محمد منیر یگل** :- مشکر یہ۔

# تحریک التوا

## مسٹر اقبال احمد بھوسم ۱۹ جاپ اسپیکر۔ میں اسی مفرزِ ایوان میں مندرجہ

ذیلِ تحریکِ التوا سپسیں کرنا چاہتا ہوں

”گذراش ہے کہ جنگ کراچی میں امکن خبر شائع ہوئی ہے کہ چشمہ جبلہ نک  
لکھاں جلد بھولی جائے۔

پنجاب اسی میں اس سلسلے میں قرارداد منظور ہوئی ہے چونکہ یہ

معامل فوری توجیہ طلب ہے اور یہ گذشتہ روز کی اہم خبر ہے جو کہ  
چاروں صوبوں سے متعلق رکھتی ہے اسیلئے میں یہ تحریکِ التوا لانا  
چاہتا ہوں۔ مہربانی فرمائی تحریک منظور کرنے کے اسے ایوان کو  
اسی خبر پہنچانے اٹھا رائے کا موقع دیا جائے۔

## مسٹر اسپیکر ۲۰ جاپ اسپیکر۔ میں اسی مفرزِ ایوان میں مندرجہ

ذیلِ تحریکِ التوا سپسیں کرنا چاہتا ہوں

”گذراش ہے کہ جنگ کراچی میں امکن خبر شائع ہوئی ہے کہ چشمہ جبلہ نک  
لکھاں جلد بھولی جائے۔

پنجاب اسی میں اس سلسلے میں قرارداد منظور ہوئی ہے چونکہ یہ

معامل فوری توجیہ طلب ہے اور یہ گذشتہ روز کی اہم خبر ہے جو کہ  
چاروں صوبوں سے متعلق رکھتی ہے اسیلئے میں یہ تحریکِ التوا لانا  
چاہتا ہوں۔ مہربانی فرمائی تحریک منظور کرنے کے اسے ایوان کو  
اسی خبر پہنچانے اٹھا رائے کا موقع دیا جائے۔

طرفِ مدد و مدد کرانی ملکی اس سے علاوہ مینگاں میں پنجاب سندھ اور صوبہ سندھ کے وزراء اعلیٰ  
بھی موجود تھے۔ میں نے واسطے کیا تھا کہ انگریز بلوچستان کو پانی نہ ملاد تو لازمی ہے کہ صوبہ  
کے تمام علاقے آباد نہیں ہونے لگے۔ میں مفرزِ رکن کو پیاساں تھیں دلانا چاہتا ہوں کہ ہم حکومت بلوچستان کی جانب سے  
انشاء اللہ اس مکمل کو اور پرتاک پہنچائیں گے۔ لہذا میں مفرزِ رکن سے درخواست کروں گا۔ کہ اس

**وزیر اعلیٰ :-** جناب پسکار! مقرر بر نے اپنی تحریک پس کلہے اس سے قبل کہ آپ سے  
قابلہ کے مطابق یا خلاف فحاظطہ قرار دیں میں مقرر رکن کو یہ تبلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک حکومت  
بوجچان کا تعین ہے میں نے کابینہ کی مٹینگ میں بھل کر تھا۔ اور وزیر اعظم صاحب کی توجہ اس

**میر شفیع خشی خان حکومت** - جناب اسپیکر! میں یہ کہنا غروری بھتتا ہوں کہ نصیر اباد  
میں اپنے بندہ ہیں جبکہ وہ شکاف ٹکارہے ہیں چاری زبان سیم زدہ ہے بھمٹی سے آبادی کا موسم شروع  
ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر اگر دیر سے فصل کاشت کی لگئی تو چاری فصل جل جائے گی لہذا میں ذریغ  
اعلنے صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہوئے عرض کروں گا اگر ہمیں بوجچستان میں پانی نہ ملا تو آبادی  
نہیں ہوگی کیونکہ پانی کا موسم گذرتا جا رہا ہے۔ دوسرا صورت میں یہ علاقہ محظوظ زدہ ہو جائے گا۔  
ہم اپنے نہیں لگا سکتے جبکہ ان دونوں پیغمبری رکھنی حاجی تھی۔ یہ حالات ہیں جو میں نے بیان کر دیئے۔  
اسی نہیں فرماؤ اس طرف ضرور توجہ دیں اور اس تحریک کو منظور فرمائ کر آگئے بھیں۔ سندھ میں  
پانی مل رہا ہے ہماری طرف بوجچستان میں پانی نہیں جل رہا لہذا وہ بوجچستان کو پانی کا حصہ دیں شکر ہے۔

**وزیر اعلیٰ :-** میں اسی مقرر ایوان کے توسط سے مقرر رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جوں یا میں  
اس سبی کے اجلاس سے فارغ ہو ایں انش اللہ آپکی خواہشات مرکزی حکومت تک پہنچاؤں گا۔ آپ یعنی  
رکھیں اس سلسلہ کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئیگا۔

**مسٹر اقبال احمد حکومت** - جناب اسپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب کی یقین دہانی کے  
بعد میں اپنی تحریک التوادا پس لیتا ہوں۔

**مسٹر اسپیکر** :- مقرر رکن نے اپنی تحریک التوادا پس لی ہے۔  
(تحریک والپس لی لگئی)۔

**مسٹر ایم اکبر زیگٹی** :- جناب لا! مورخہ چار جون نیس سو پچالی (۱۹۱۵-۴-۳) کو  
ایک شخصی میہ دراہی ولد گئی تھی جو بغیر کسی انتہا کے فوجیوں کے ہاتھوں سنبھالی گیا۔ میری گذارش  
نہیں کہ اس مقرر ایوان کو مطلع کیا جائے کہ ایسا کیوں ہوا۔ اور اس نتیجے شخوں کو بغیر انتہا کے

یکوں قتل کیا گی۔ جناب اسپیکر! ایسے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ واقعہ بھی اسی ظلم کی ایک کھڑی معلوم ہوتا ہے۔ جب مارچ انیس سو بیانی (۱۹۴۲) میں مارشل لاء دور میں ضلع نصیر آباد میں دیہہ سہنپڑی کے مقام پر فوجیوں نے نہتے شہرلوں پر قتل عام کی تھا جب وہ سات کے مطابق فوج کا ایک ستہ پٹ فیڈر کے راستے صحیح کے وقت حملہ اور ہوا.....

### مسٹر اسپیکر ہے۔ کیا آپ جس واقعہ کا ذکر کر رہے ہیں وہ تازہ واقعہ ہے؟

مسٹر سلیم الجبری ہے۔ جی ہاں یہ پرسوں کا واقعہ ہے۔ جناب ہاں! فوجیوں نے تمام آبادی کو گھیرے میں لے یا بغولوں نے فستے آں سر بر الٹھا۔ فوجی دستے توپ بردار گاڑیوں پر مشتمل تھے جب انہوں نے دریافت کیا.....

### مسٹر اسپیکر ہے۔ کیا آپ نے خاطر کے مطابق اپنا اسی تحریک کوئی نوٹس دیا ہے؟

مسٹر سلیم الجبری ہے۔ نہیں جناب۔ اگر نوٹس کی بات ہے تو اسکا لگائیں کیلئے انتظار کرنا پڑے یا۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب، تائیں لے کر انہیں اسی واقعہ کا علم ہے۔

وزیر اعلیٰ ہے۔ بہارت کا اسی تحریک کا تعین ہے تو جناب اسپیکر بتہ سمجھتے ہیں کہ یہ ضابطہ کے مطابق نہیں ہے تاہم میں معزز تحریک کو تعین ملانا چاہتا ہوں کہ تم اسکی تحقیقات کروائیں گے۔ اور اس کے بعد میں معزز تحریک کو اور اسی معزز ایوان کو سبھی اطلاع دونگا۔

### مسٹر اسپیکر ہے۔ کیا آپ اپنی تحریک اپنی بینا چاہتے ہیں؟

مسٹر سلیم الجبری ہے۔ جناب اسپیکر! میں مطمئن نہیں ہوں۔ یہ تو وہی ہتھوں قیض صاحب کے

”نشار میں تیری گھبھوں کے لئے وطن کہ جان“

”چلی ہے رسم کر کوئی نہ سراخاً چلے“

مسٹر اسپیکر ہے۔ چونکہ آپنی تحریک روز کے مطابق نہیں ہے لہذا میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیکھ مstro کرتا ہوں۔

(تحریکی مترد کی گئی)

## سردار دین رخان کرود ہے۔ مٹر اسپیکر!

ایوان کی توجہ اسی اہم صاحب ملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ اسی ایوان کے  
غمran کے الٹو فیصلہ کیا ہوں گے۔ بجٹ میں اسکا ذکر نہیں ہے لہذا میں آپ سے اور جامِ صاحب سے وضاحت  
چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر! میں اسی بجٹ پیشی کرنے پر بھی کو مبارکہ دیشیں کرنا نہیں جاتا یہ کونکہ کوئی  
روکا تو نہیں ہوا کہ میں مبارکہ دوں۔ (تالیاں)

یہ بجٹ وزیر خزانہ صاحب نے نہیں بنایا بلکہ اتنے عہدہ سنjal نے سے پہلے بن چکا تھا۔ اسکے لئے  
میں گورنر ٹاؤن اور چیف سکرٹری اور پرنسپل میں اسکے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں دراصل وہی  
سماں کیا د کے مستحق ہیں۔ البتہ وزیر خزانہ تخلیف کر کے بجٹ پر دیا ہے اسکے لئے بھی انکا شکریہ ادا کرنا ہوں۔  
جناب اسپیکر! انھی باتیں ہے کہ بھی صاحب تقرر کر رہے تھے۔ آپ نے خلاف ضابطہ قرار  
دید یا میکن آپکا ضابطہ میرے خیال میں خود خلاف ضابطہ ہے۔ . . . . .

## وزیر اعلیٰ

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اسپیکر صاحب کی  
روکنگ پورے ایوان کے لئے قابل احترام ہے اور اپنی روکنگ پر اعڑا فی کر کے غائب مغز رکن کی  
جناب سے پورے ایوان کی تذليل ہو سکتی ہے۔ لہذا میں مغز رکن سے درخواست کروں گا کہ  
اسپیکر صاحب نے جو روکنگ بھی دیا ہے ہمیں چاہئے کہ اسے بڑی خوش دلی کے ساتھ قبول کیں  
اور اسکا احترام کریں۔ . . . . .

مٹر اسپیکر! ہے۔ سردار دین رخان صاحب آپ بحث کر رہے ہیں یا تحریک  
التواء پیش کر رہے ہیں یا سوالات سے متعلق کچھ پوچھ رہے ہیں پہلے تو یہ فرمائیں کہ  
آپ کیا کہر رہے ہیں؟

## سردار دین رخان کرود ہے۔

جناب ملا! یہ پوائنٹ آف آرڈر سے۔ (قہقہہ)  
میں نے ابھی اپنا سوال ختم نہیں کیا وہ جواب کیا دیں گے۔ (تالیاں)

مٹر اسپیکر! ہے۔ میں آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کو خلاف ضابطہ قرار دیا ہوں۔

**سردار و میثار خان گردو** ۔ میں تقریبی ہے کہ رہا ہوں۔ آپنے اسے خلاف  
فنا بھی فتاد رہے دیا۔

**سرسر پیکر** ۔ آپ تقریبی رہا گفت نہیں کر سکتے۔ آپ کی بات سے ایوان  
کے جذبات بخوبی ہو رہے ہیں۔

**سردار و میثار خان گردو** ۔ جناب والا! ٹیک ہے تو پھر آکا شکریہ  
اوا کروں گا۔ جناب الا! کی شکریہ کرنے کیلئے بھی آپ سے بات نہیں کر سکتے! جناب  
آج تیر سرچھوڑا روز ہے کہ میں نہیں سویا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ قیودی پر بورپ کے  
اجلاسوں کے بارعے میں آج کل وہ دکھار ہے ہیں انہوں نے دلخھایا کہ ایک اجلاس  
میں اسپیکر بہت دبل تپلا آدمی ہے جو محبر انتہا ہے اسپیکر اسے تھوڑا  
مادر بھائیتیا ہے۔ آپ کی مہربانی کو آپ نے مجھے تھوڑا مادر کر نہیں بھایا۔ شکریہ۔

**آغا عبد الطاہر** ۔ جناب اسپیکر وزیر اعلیٰ صاحب برائے مہربانی ہاؤس کی  
ستی کرائیں کر، پھر می تھوا ہیں، الاؤنسز اور دیگر مراعات کیا ہیں۔

**وزیر اعلیٰ** ۔ جناب اسپیکر! اس سندہ میں یہ کہیے سکتا ہوں کہ اسپیکر صاحب  
ایک تھیٹیشیکل دی۔ ایوان کے جتنے بھی محیر ہیں وہ اپنے الاؤنسز اور دیگر مراعات خود  
ٹھکریں۔ کیونکہ ہم سب عوامی نمائندے ہیں ان کے لئے پر دیکھنی تھی (استعفاق تھی) بنائیں  
تاکہ وہ تھی اپنی سفارشات ایوان کے سامنے پیش کرے اور پھر ہم ان سفارشات کو  
منظور کریں۔ (تحمین و آفری۔)

**میر عبد الكریم تو شیر وانی** ۔ جناب الا! ہم عوامی مسائل کی بجائے اپنی مراعات  
کی بات کرنے لگے ہیں۔

**محمد ضیغم منگل** ۔ (پاؤنٹ آف آرڈر) جناب والا! اسمبلی کے ممبران کی تھوا ہوں

اور مراجعات کی بات ہو رہی ہے لہذا میں مناسب سمجھوں گا کہ یہاں ہاٹل سے متعلق بھی کچھ عرض کوئی ہاٹل میں جو لوگ قیام پذیر ہیں ان کے جانے کے بعد جو تکمیل ہوتی ہے اسی پر آپسے توجہ نہیں فرمائی۔ اور وہ آپسے زیر خور نہیں۔ لہذا یہ بھی تباہا جائے کہ وہاں رہائش کے سعد میں کیا مراجعات ہوئی چاہئیں۔

## وزیر اعلیٰ : جب آپسے منزار کان کی پیشجوں کیٹی (استحقاق کیٹی) پہنچی تو وہ اسی بارے میں بھی خود کرے گی۔

# مجلس مالیات کا قیام

مسٹر اسپیکر : اب وزیر اعلیٰ صوبائی اسمبلی کی مابینی کیٹی کی تشکیل کرے گے۔ میں تحریک پیش کریں گے۔

وزیر اعلیٰ : جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ آغا عبد النظاہر، سردار احمد شاہ کھیڑان اور مسٹر نصیر احمد باچا کو مجلس مالیات اسمبلی (FINANCE COMMITTEE) منتخب کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ:-

آغا عبد النظاہر، سردار احمد شاہ کھیڑان اور مسٹر نصیر احمد باچا کو مجلس مالیات منتخب کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر : کوئی مخالف نہیں لہذا تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کیجئے)

مسٹر اسپیکر : اب وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ کو شوارے ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

**میاں سیدیف اللہ خان پر اچھے وزیر خزانہ ہے۔** جناب سپکر ایں

آپکی اجازت سے منظور شدہ اخراجات کے مصداقہ گوشوارے الیوان میں پیش کرنا ہوں۔

**مسٹر اسپکر ہے۔** گوشوارے پیش کئے گئے۔

اُب وزیر اعلیٰ الیوان سے خطاب کریں گے۔

## وزیر اعلیٰ کا الیوان سے خطاب۔

**وزیر اعلیٰ جامِ میر غلام قادر خان ہے۔** جناب سپکر ہے میرزا اکین اس بیانِ اسلام کیم!

جنابے والا! میں نے میرزا اکین اس بیان کی تقریریں سیئیں جس پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہر تقریریں خوب سے خوب ترقی۔ میں ان کی تقریر پر جس میں انہوں نے اپنے ضلعی اور عالمگیر مسائل کا ذکر کیا ہے۔ میں انکا شکر ہے ادا کرنا چاہوں نکا۔ جن مسائل پر انہوں نے ہماری توجہ مبنی وں کرائی ہے میں ان کا رکب مرتبہ پھر شکر ہے ادا کرنا چاہوں اور انہیں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے میں یہ واضح کر دینا مناسب سمجھوں گا کہ یہم یہ محوس کرتے اور جانتے ہیں کہ مجرم کی اہمیت افادت ہوئی ہے۔ میر سے خیال میں مجرم کو باوقار ہونا چاہئے۔ اس سے اس بیان کا وقار اور عزت بر حی ہے۔ جنابے والا! بجٹ تقریر میں جن اصحابیتے، جن بھائیوں نے حقہ لیا ان افراد میں ہماری بہنیں بھی شامل ہیں۔ ہر مجرم نے اپنی تقریر میں جو کچھ کہا میری کوشش ہوگی اس سے پر میں۔ کچھ کہوں یہ کہجھ کیم  
ذمہ کیا اس سے کی وضاحت بعد میں کروں گا۔

جنابے والا! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بھیل رتبہ اسیں الیوان کا چھوٹا سا اجلاسیں ہوا تھا۔ اس وقت بھائی کہا کہ میں اپنے آپ کو آپ کا سمجھتا ہوں۔ میں بھی اس بیان کا مجرم ہوں۔ یہ آپ کے اعتبار مہربانی اور آپ کا خلوص ہے کہ میں وزیر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز ہوں۔ اگر میں آپ کے وقار آپ کی عزت کو طاقت نہیں فرستکا ہوں تو میں اپنے آپ کو بھی تحفظ نہیں دے سکوں گا۔ (تاںیاں)  
جنابے والا! وزیر خزانہ بجٹ پر تفصیلی طور پر انطہار خیال کرچکے ہیں۔ میکن میں چند بنیادی چیزوں کی طرف آنا چاہوں گا۔ لہذا میں سب سے پہلے اپنی بہنوں سے بات شروع کرنا ہوں جو ہمارے لئے قابلِ احترام ہیں۔ محترمہ فضیلہ عالیانی صاحبہ نے ایک چھوٹی چیز۔ . . . . .

## سیلیم اکبر زمینی ۴ - (پاؤنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! کیا ذریعہ اعلیٰ کو بھی ہوئی تقریر

۴۲

پڑھنے کی اجازت ہے -

**مسٹر اسپیکر!** اس پر میں نے کل رونگٹے بھی دی تھی وزیر میانت اور وزیر اعلیٰ اس زمرے میں ہیں آتے۔ وہ نوٹ پڑھ سکتے ہیں -

## وزیر اعلیٰ ۴ -

میں اس اعتراف میں نہیں جانا چاہتا یہ ذاتی ذمہ داری کے ہیں۔ مجھ میں اتنی فہم و فراست نہیں ہے۔ میں اتنا قواعد نہیں جانتا ہوں جتنا کہ چار سے مفرز ممبر صاحب جانتے ہیں۔ میرے مفرز رکن بہت کچھ جانتے ہیں۔ لیکن یہرے علم میں جو کچھ ہے میں اسکے مطابق بتانا چاہتا ہوں اور کوششی کروں گا کہ اس ایوان کو آگاہ کروں۔

جناب اسپیکر! میں مفرز خواتین کے سوالات سے بحث کرتا ہوں۔ وہ قابل احترام ہیں، میں بھی میں کو بتانا چاہتا ہوں جنہوں نے فرمایا ہے کہ جن افراد نے ۱۹۴۳ کے آئین پر دستخط کئے ہیں، ۱۹۴۲ کے تخت منتخب ہونے والے ممبران سے ان کی کچھ اور مصادیقی۔ ان کا اشارہ کسی اور طرف تھا۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں لیکن ایک چیز واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جن افراد نے ۱۹۴۷ء کے آئین پر دستخط کئے ہیں اب وہ اسی آئین کو نہیں مانتے ہیں۔ اور اب جو آپ موجودہ مارشل لاء کے دور میں منتخب ہو کر آئی ہیں وہ آپ کی اس حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بات صرف اقدار کی ہے وہ جاہتے ہیں کہ آپ چلے جائیں اور آپ کی جگہ پر وہ آجائیں یہ چیز صاف ظاہر ہوں افراد کو نہ انتخاب سے سروکار ہے نہ ملک کی بھلائی سے سروکار ہے اور نہ آپ سے سروکار ہے اور نہ ہی ان کو مارشل لاء کے اٹھنے سے سروکار ہے اسکو تو صرف اقدار مطلوب ہے کہ ان کے ہاتھ میں کس طرح ہے اقدار آجائے۔ میں یہ بات اسی مفرز ایوان میں دوبارہ واضح کر دینا چاہتا ہوں وہ آپ کے اک منصب ہو کر بھی تسلیم نہیں کرتے ہیں جب آپ منصب ہو کر آگئے ہیں ان کو اس چیز سے کوئی مطلب نہیں ہے، وہ جاہتے ہیں کہ آپ چلے جائیں اور آپ کی جگہ پر وہ آجائیں۔ (تالیف)

جناب والا! ایک اور بات جس کا یہاں ذکر بار بار کیا گیا ہے۔ وہ مارشل لاء کے متعلق ہے یہ بات آپ خود بھی بہتر جان سکتے ہیں۔ اور جنرل محمد فیض احمد صاحب نے بھی اس کے متعلق واضح اور بار بار فرمایا ہے انہوں نے پاکستان کے عوام کو تسلی دی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میرا مقصد مارشل لام کو اٹھانا نہیں تھا تو میں نہ انتخابات کرتا تو اور نہ صوبائی اسٹیبلیاں اور صوبائی سمجھوتیں بناتا۔ اور نہ مرکز میں قومی اسیں بناتا اور وزراء مقرر کرتا۔ ایک الیسی چیز ہے جس کے متعلق ہمیں بہت صورتحال سے سوچنا چاہئیے۔ صبر ہمیں اچھی چیز ہے۔

اگر کوئی اس قسم کا انتشار ہوا مجھے ڈر ہے کہ اس سے اس ملک اور صوبوں کو نقصان ہوگا۔ جب یہ پہلے پہنچا ہے۔ ہماری اپنی فوج ہے وہ جمیں سے ہیں جنیں اپنی فوج پر اعتماد کرنے چاہیے۔ ہمیں صدر مملکت پر اعتماد کرنے چاہیے اور مجھے ایسی ہے کہ انت الہ اکھ مذہب نہ ہوئی تو مارشل لا، ایکٹ نہ بھی قائم نہیں رہے گا ایک مستعد بھی قائم نہیں رہے گا۔ (تحمین و آفرین)

جانب لا۔! میرے ایک دوست نے فرمایا ہے میں جن کا نام نہیں لینا چاہتا یعنی تو مجھے اُن کا ادب بڑا الحظ ہے کہ ہمیں مرکز سے جو امداد ملتی ہے اور ہم مرکز کے دست نخواہیں۔

جانب اسپکر! اگر صوبے کو مرکز سے کوئی رقم ملتی ہے یہ اسی کا آئینی حق ہے (تایاں) میں یہ بات اسیں ایوان کے سامنے بار بار کہنا نہیں چاہتا ہوں اور اس لئے مناسب نہیں سمجھتا ہوں کہ اس سے غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں یہ بات نہیں کہ آپ کس کے دست نکر ہیں اور کس سے بھیک مانگ رہے ہیں یہ تو بلوچستان کا آئینی حق ہے جو کہ بلوچستان کو اور دوسرے صوبوں کو وفاوں کی طرف سے ملتا ہے۔ یہ چیز میرے چھائیوں کو واضح طور پر سمجھ لیتی چاہیے اور دیکھ لینا چاہیے۔ ہم حکومی سے چھپے نہیں ہیں۔

جانب لا! یہاں سرومنی بات کی گئی ہے آپ کو یاد ہے جہاں تک ہماری صوبائی سرومنی کی بات ہے اب میں آپ کی مہربانی سے اسی عہدہ پر فائز ہو ہوں یہ چند ماہ کی بات ہے لیکن میں اس سے پہلے جیسے شوریٰ کا رکن تھا وہاں بھی یا اپنے طور پر ہر سطح پر اپنے صوبائی ملازمین کے حقوق کے لئے بات اٹھا چکا ہوں۔ جب صدر مملکت جانب خدا کی تشریف کو مجھے تشریف لائے تھے میں نے ان کی توجہ اس طرف جنہوں کو کہا تھی اور تحریری یہ خونردم بھاگان کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں جن افراد کا تعلق صوبہ بلوچستان سے ہے میں ان کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہوں میں ان کو یقین دلانا چاہت ہوں کہ بلوچستان کی جتنے سوں سروں کے لوگ ہیں ان کا خیال کیا جائے گا ان کا تحفظ کیا جائے گا اور ان کا اعتماد بحال کیا جائے گا۔ (تحمین و آفرین)

جانب والد! یہاں ہونے والے مختلف کاموں کے متعلق کہا گیا ہے۔ یہاں پر تیس فیصد اور چالیس فیصد پر سنبھال کا ذکر کیا گیا ہے۔ مختلف کاموں کے متعلق کہا گیا میں آپ کے قوتوسط سے صوبے کے ان افران سے کہنے گا کہ دیکھو ملت خدا کیا کہہ رہی ہے۔ ہمیں اس سے پر پوری توجہ دیجیا ہے۔ اس کا طریق کار سوچا چاہیے اسی کی نکانداز چاہیے۔ میں اسمبلی کے موزرا کان سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں میری صانتہ کریں۔ آپ ایسے افران کی نشاندہی کریں۔ جو اس چیز میں ملوث رہیں۔ ہم سب نے جل کر اسی صوبے سے اسی گندگی کو، اسی لخت کو ختم کرنا ہے یہ اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب آپ میری معاونت کریں۔ اور یہ میری خواہش ہے کہ یہ کام میں اپنے بلوچستان اسمبلی کے موزرا کان کے پروردگروں کو وہ اپنے علاقے میں جہاں سے ان کا علاقہ ہے جا کر دیکھیں کہ جو دنیا کام ہو رہا ہے اور میرکیں بن رہی ہیں معيار کے مطابق ہیں یا

نہیں۔ تعلیم کا کام کیسی صحیح ہو رہا ہے یا نہیں۔ آپ تمام شعبہ زندگی میں جا کر دیکھیں، معزز ارکان اسمبلی جاتر اپنے علاقہ کا تعصی دورہ کریں ہمیں ان کا مولیٰ کی اطلاع فراہم کریں میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کے زریں مشورے پر فوری عمل ہو گا اور دنیا دیکھے گی کہ ایک باوقار ہاؤس سس کے باوقار ممبران نے اس چیز کا خاتمہ کر دیا ہے۔

جب و الا! یہاں روزگار کے معاملے پر بھی بات کی لگنی ہے مجھے اسی چیز کو دیکھو کو دکھو ہوتا ہے کہ ہمارے بچے جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ بعد میں یہ روزگار ہو جاتے ہیں ان کو روزگار نہیں ملت۔ مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ مجھے یہ بھی احساس ہے ہم آج تک اسی سلسلے میں بچہ ہمیں کر سکے ہیں اس کے لئے مختلف سیل بنائے گئے کہی طرفی کا اختیار کئے گئے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ہم اسی سلسلے میں کوئی ثابت کردار نہیں ادا کر سکے ہیں۔ بلوچستان سے اسی پر روزگاری کا خاتمہ نہیں کر سکے ہیں۔ اس سلسلے میں میں ایک قومی تسلیک دو نکاواہ ہیں اس کی جامع روپیت پیش کردے گی۔ یہ بھی چارے ممبران پر خصل ہو گی۔ ہم اپنے میں کو اسی میں ترجیح دیں گے کہ وہ اپنے زریں مشورے سے جیں نوازیں کہ ہم کس طرح سے اسی مسئلے کو حل کر سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں ہم جاب صدر حکومت کے بھی انتہائی شکوگزار ہیں کہ انہوں نے اس مسئلے میں دلچسپی لی ہے۔ یہاں منقصوں کے جال بچائے، بلوچستان کی بھی جگہیں منقصوں کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ ڈیرہ مراد جمالی اور کئی دوسری جگہیں ہیں جہاں وسیع پیمانے پر منقصیں قائم ہو رہی ہیں۔ میں اپنے ان منقصت کا ر بھائیوں پر بھی ایک چیز واضح کر دینا چاہتا ہوں اور بتا دینا چاہتا ہوں اور ان سے گذارش کرو نکا کہ جہاں وہ بلوچستان کا پیسہ کھاتے ہیں اور بلوچستان سے جو کچھ ان کو ملتا ہے وہ اس سے پہاں کے لوگوں کو بھی دیں مجھے ایدھے وہ بلوچستان کے لوگوں کو اسی سلسلے میں والوں نہیں کریں گے اور ان کو روزگار فراہم کریں گے۔ میرے ان حالات سے خداخواست ہے نہ سمجھا جائے کہ یہ کسی کے خلاف کوئی قدم اٹھانا چاہتا ہوں اگر انہوں نے اسی چیز پر عمل نہیں کیا تو حکومت کو لازمی حق پہنچا ہے کہ جو مراءات حکومت نے دے رکھی ہیں حکم ازخم وہ مراءات تو والپس لے لے۔ میں اس معزز ایوان کو خوش سے آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم اسی پر روزگاری کے مسئلے کو حقیقی المقدور حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور مرکز میں بلوچستان کے لوگوں کو جو کوٹہ ملتا ہے وہ صحیح ملے اور لیسے ادارے جو سرکاری اور نرم سرکاری ہیں اور دیگر کمپنیاں ہیں جن میں بلوچستان کے لوگوں کا قعدان ہے ان میں ہمارے تعلیم یافت افراد کو رکھا جائے یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس کے متعلق میں نے ہر سڑک پر مرکزی حکومت کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہر کریں ہیں ہمیں صحیح تناسب سے

۲۵

ملازمتیں نہیں مل رہی ہیں، وہی جائیں۔ اور صحیح شاسب سے ہمیں حصہ دیا جائے۔ تاکہ مسئلہ حل ہو سکے۔ مجھے ابھی ایک رقصہ ملا ہے جس کے توسط سے میں پرہیز کی گلے تجویز کی ہے کہ یہاں کے علاقائی لوگوں کو پاکستان کی فوج میں بھرتی کرنا چاہئے یہ بہت اچھی چیز ہے لوگوں اسی جانب ضرور پہنچیں قدمی کرنا چاہئے۔ ہمیں فوج جیسے ذمہ اداروں میں جلنے سے احتراز نہیں کرنا چاہئے۔

**مس پرہیز کل آغا** (پوائنٹ آف آرڈر) جاپ اسپیکر! جہاں تک بلوچ رجمنٹ کا تعین ہے تو اس وقت ایبٹ آباد میں ہے اگر آپ اسکو کوئٹہ شفت کر دیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح یہاں پر لوگوں کو کافی حد تک روزگار ملنے کے موقع حاصل ہو سکیں گے۔

**وزیر اعلیٰ** :- غائب آپ بلوچ رجمنٹ کے نام سے تباہ ہوئی ہیں دراصل بات یہ ہے کہ اس رجمنٹ کا نام بلوچ رجمنٹ ہے میرے خیال میں آپکا یہ خیال زیادہ موزوک کر فوج میں بلوچستان کے لوگوں کو بھرتی ہونا چاہئے۔

جاپ والا! یہاں پر یہ بھی کہا گیا کہ سروس میں ایکشنشن (توسیع) نہ دی جائے آپ یہاں دیکھیں گے کہ بلوچستان میں اتنی ایکشنشن نہیں دی جاتی سوائے ان سرو ستر کے جو خاص طور پر ضروری سمجھی جائیں۔ میں ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایسی پوسٹوں پر یہاں کے افسروں کو تعینات کیا جاگا۔ اور آئینہ کسی کو ملازمت میں (توسیع) ایکشنشن نہیں دیا جائے گا۔

جاپ اسپیکر! یہاں پر ہماری توجہ اس طرف ہی جنڈوں کو ایسی لگنی تھی کہ انہی طریقے حضرات کو شکایت ہے کہ بلوچستان کے لوگ یا کارکنان ٹیکنیکل ہیں آپکو سن کر خوشی ہو گی کہ ہم یہاں اس قسم کے تربیتی سٹریکٹس کو رہے ہیں ایسے تربیتی سٹریکٹی، مکران میں لکھونے کی تجویز زیر خور سمجھے۔

جاپ والا! آپ ایک سب سے بڑی اور ابھی چیز ہے جسکا ذکر کرنا چاہتا ہوں لکھیرے جائیں اور معزز ارکین کی سفارش اور تصدیق کے بعد لاٹسنیں جاری کئے جائیں۔ آپ سے بڑی تصدیق اور کوئی سی ہوگی؟ اگر آپ کسی کے چال چلن اور کردار کی ضمانت دیں گے تو یہ اور بھی زیادہ

بہتر ہو گا

**ڈاکٹر چیدر فوج** - (وزیر مواصلات و تعمیرات) جاپ اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ایم پی ۴۱

بجائے کونسل حضرات کی سفارش بہتر رہے گا اسٹائے کر کوئی ریم پی لے کتنے لوگوں کو جانتے ہیں ؟  
(آوازیں سب کو جانتے ہیں)

## ملک محمد یوسف اچکزئی

جناپ اسپیکر ! وزیر مواصلات صاحب کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ ایم پی لے صاحبان گھر دس دس یا میں بیس مرتبہ اپنے لئے ووٹ حاصل کرنے گئے ہیں ان کے دروازے کھلکھلائے ہیں اور اپنے خلق کے لوگوں سے اسقدر واقف ہیں کہ میرے خیال میں گورنمنٹ بھی اتنا واقف نہیں ہوگی ۔

## وزیر اعلیٰ

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا ہے کہ جوبات جائز ہوگی اور طریقہ کار کے مطابق ہوگی انتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ ہم اسکا خیر مقدم کریں گے ۔

جناپ والا ! یہاں افغان مہاجرین کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ بھی جانتے ہیں کہ حکومت پاکستان نے محض ان انی ہمدردی کے تحت افغان مہاجرین کو اسی ملک میں اور بلوچستان میں جگہ دی ہے ۔ اس میں پاکستان کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام نے اپنے افغان بھائیوں کو پناہ دیکر یہاں انصار اور مہاجرین کے بھائی چارے والاداؤں ہرایا ہے ۔ ظاہر ہے جب لوگ آتے ہیں تو مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں لیکن میں افغان مہاجرین سے با ادب گذارش کروں گا کہ جب تک آپ کا مسئلہ بخیر و خوبی حل نہ ہو جائے آپ خوش اسلامی کے ساتھ اپنے گھر نہ چلے جائیں ۔ مہربانی کر کے آپ پاکستان کے کسی حصہ میں ہوں ، یہاں کی روایات اور قانون کا احترام کریں تاکہ بد منی پیدا نہ ہو ۔ ساتھ ہی ہم آپ کے بنیادی مسائل بھی حل کر سکیں ۔ جناپ والا ! بحث بر بحث کے دوران یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ دورانی اور شعب پر مشتمل ایک الگ طور پر بنایا جائے ۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں کئی پہلو ہیں جن کو مر نظر رکھنا ہوتا ہے مثلًا اُسکے اقتصادی ، مالیاتی اور انتظامی پہلو کا جائزہ لینا ہو گا میں یقین دلانا چاہوں گا ۔ اسکے بعد ہم اسکو کا بینہ میں پیش کریں گے اور کا بینہ اس پر باقاعدہ غزر کریں ۔

جناپ اسپیکر ! یونیک کے متعلق بھی کہا گی ۔ کہا جاتا ہے کہ یونیک ایک ناکارہ فورس ہے ۔ اور آج کل جدید دو دینی یونیک کا نام بھی نہیں ہوتا ۔ لیکن بلوچستان کے حالات اور روایت کا جہاں تک متعلق ہے

تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے صوبہ میں بیویز نے اسی دوران بہت اہم گردار ادا کیا ہے، یہ فورس بہت کام کرتی ہے۔ بیویز والے سٹرکوں پر پڑو نگ کرتے ہیں۔ سرکاری پروولنے کی تعینات کرواتے ہیں۔ ملزموں کو پڑو نگ کرتے ہیں اور اسکے علاوہ دیگر سرکاری کام سرانجام دیتے ہیں۔ موجودہ حکومت نے بیویز کی حالت سے پرانے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے پہلے بھی اسکا جائزہ یا تھامگر قدمتی ہے اسکو پورا انہیں کر سکے جتاب والا! اس کا ہمنے دوبارہ جائزہ یا ہے۔ آپ نے دیکھا بھی ہو گا۔ کہ ہمارے وزیر خزانہ نے اس پر بیویز بوجہ مبتدول کی تھی میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ ہم بیویز کو پڑھانا بھی چاہتے ہیں تاکہ ان میں اپنے نہیں ایسی مراغات دی جائیں تاکہ وہ پنا فرضی منصبی پورا کر سکیں۔

جباب والا! اب میں ڈو میائل کے متعلق کھا چاہتا ہوں اس پر میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لازماً۔ میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان نے اپنے بھائیوں کا ہمیشہ خیر مقدم کیا ہے اور ہم آپ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان نے اب تک جس فراخی کا ثبوت دیا ہے میرے خیال میں کسی صوربے نے مساوی کرای کے اتنی فراخی کا ثبوت نہیں دیا ہو گا۔ ڈو میائل کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر کافی عرصہ سے جائز مقامی لوگ ایں کے رہنے والے ہیں جو رسول سے بھال رہتے ہیں کم از کم ایسا تو نہ ہو کہ ان کے حقوق نظر انداز ہوں۔ ایسے کوئی فکر کی بات نہیں ہے میں یہاں موجود ہوں۔ یہ ری کوشش یہ ہو گی کہ ایک بھی شکل و دل تاک کسی کی حق تنفی نہ ہو۔ (تمامان)

جباب والا! مکران ڈویژن کا میں نے ابھی دورہ کیا ہے۔ ان میں سے کچھ علاقوں میں نہیں جاسکا۔ میں یہ نہیں کہا کہ میں نے وہاں تعمیلی جائزہ لیا ہے۔ اگر میں تعمیلی جائزہ لہتا تو بہت تعمیلی باتیں نظر آتیں۔ لیکن میں نے تربت کا دورہ کیا۔ منہ کا دورہ کی، تمب کا دورہ کیا۔ اور جہاں تک میرے مغز اڑاکنے نہ ہے بات کجھی ہے میں ان سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ اس بڑے ڈویژن کو پنج سٹرک سے نہیں ملا یا جاتا۔ نیشنل گرڈ سے نہیں ملا یا جاتا۔ تب تک مکران جاندار کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

میں اپنے مہمان کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ فکر مند نہ ہوں کہ میں اپنے آپ کو مکران کا ایک حصہ سمجھتا ہوں یکون کہ میری والدہ بھی مکران کی ہی اور اکثر لوگ مجھے مکران کا لکھتے ہیں۔ اس ایمان میں پورے بلوچستان کے مجرم بیٹھے ہوئے ہیں میں ان سب سے بھی گھونگا کہ میں آپ کا ہوں۔ آپ میرے ہیں۔

آپ کی مزت آپ کا احترام میرا فرق ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ پچھے اپنے سے کبھی جدا نہیں پایا گئے۔ میں آپ کی ستیقد کا بھی خیر مقدم کروں گا۔ آپ کی اچھی ستیقد مجھے رہنمائی ملے گی۔ اس سے مجھے سبق ملے گا۔ میں آپ سے اتنی گذاش کروں گا کہ اتنے بخل سے بھی کام نہ یجھئے کہ اگر ہم کوئی اچھا کام کریں تو آپ کی تعریف

ہمارا حوصلہ بڑھائے گی جس سے ہم آپ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کو سکیں گے۔ (تحمیں و آفرین)

جانب والا ہمارے میرار۔ میں جن پر اجیکٹ ایریا کے متعلق کہا ہے اس کے متعلق وزیر مالیات نے تفصیل طور پر ایوان میں بتایا ہے۔ اس کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ یہ پر اجیکٹ ایریا نہ ہتھ اور احسن طریقہ سے کام سراخا جام دیں۔ جن جن علاقوں میں پر اجیکٹ ایریا ہیں چاہے وہ ثوب ہو یا کوئی اور علاقہ۔ میں ان کیلئے یہ ہدایات جاری کروں گا۔ کوئی بھارے سمجھا جانے کو س مائنگی دی جائے تاکہ ہمارے میران کو معلوم ہو کہ ان کے پر اجیکٹ ایریا میں کام تسلی بخش ہو رہا ہے یا نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کام آپ کے سورج سے ہوں گے اور جب ان میں آپ کی مشاہدت اور موجودگی ہو گئی تو مجھے امید ہے کہ جتنے بھی کام ہوں گے وہ تسلی بخش اور حوصلہ افزای ہوں گے۔ پھر آپ یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ کام تسلی فیصلہ ہوا ہے۔ اگر خدا نہ کام پیش نہیں کر رکھنا چاہیے تو ہم بھی اس کی لپیٹ میں آ جائیں گے تاہم جناب والا میں اب ایوان کی توجہ ایک اہم بات کی طرف مندوں کرانا ہے۔ ہوں یہ باتیں جن بادر اور دوسرا جھوکا پر ہو رہی ہیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت اتنی مزدود بھی نہیں ہے۔ جتنا سمجھا جاتا ہے۔ میکن حالات کا تعلق بلوچستان سے نہیں ہے۔ اول، ۲، ۳ بلوچستان کی انتظامیہ سے اس کا تعلق ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ ہم لا رائیڈ آرڈر قائم نہیں رکھ سکتے آپ جانتے ہیں کہ میں الاقوامی حالات کچھ اس قسم کے ہیں کہ بلوچستان کا براہ راست اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کی حکومت نہ تھیہ کر لیا ہے کہ لا رائیڈ آرڈر کی صورت کو گھسنے نہیں دیا جائے گا۔ (تحمیں و آفرین)

یہ بات نہیں ہے کہ جان بوجھ کر ایسا ہو رہا ہے۔ اور حکومت کو آزمائنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسے حالات پیدا کر کے حکومت کے انتظام میں خلل پیدا کیا جائے۔ تو میں یہ عرض کروں گا اور بڑے ادب سے گزارش کروں گا۔ کہ ایسی باتوں سے پچھ نہیں بنتا ہے۔

جانب لا جس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہم سب اس ایوان میں آئے ہیں باہر نہ ہنے والے ہمارے عوام کا بھی یہ فرض ہے کہ اس ملک میں اس صوبے میں کچی قسم کی گلوبڑ نہ ہو اس سے ملک کی ترقی روک جاتی ہے۔ اسی سے یہ تاثر نکلتا ہے کہ فلاں نے بس لوٹی فلاں نے ڈاکہ ڈالا فلاں نے قتل کیا یہ اخباروں میں بھری اور تصویر چھاپنے کیلئے ہوتا ہے ان بالتوں سے اس ملک کو اور بلوچستان کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ دیکھئے میرے کہنے کا مقصد یہی تھا کہ حکومت سمجھتی ہے اور جانتی ہے کہ اس کے فرائض کیا ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری حکومت انشا اللہ آپ کو اچھے سے اچھا انتظام دے گی۔ ہمیں

وقت در کار ہے۔ ہمیں ائے ہوئے ابھی صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہو رہے ہے۔ ہم نے ابھی تفصیلی جائزہ نہیں لیا ہے۔ کہ مکونوں میں کیا ہو رہا ہے۔ عملکر ایرینگٹن میں کیا ہو رہا ہے۔ اور دوسرے مکونوں میں کیا ہو رہا ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو دیکھنے کا ابھی موقع ہمیں نہیں ملا۔ صرف ایک چھوٹے سے مختصر کیوڑی لے کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے اس کا پورا جائزہ یا میری ناقص رائے میں اور میری آنکھوں نے جو کچھ دیکھا میں نے آدھ گھنٹے بھی تاہیر نہیں کی۔ میں نے فوری احکامات جاری کئے اور جو اس کے ذمہ دار تھے وہ معطل ہیں یہ نہیں کہتا کہ وہ میرے ہم سے معطل ہوئے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ اضاف کر کر اگر ان سے غلطی ہوئی۔ تو وہ اپنی غلطی کا سزا پائیں گے اور اگر ان سے غلطی نہیں ہوئی تو انہیں برقی کر دیا جائے گا۔ جا بی لا! نصیر آباد کیلئے کہا گیا ہے کہو ہاں جسم و تھور کا مسئلہ ہے۔ میں نے نصیر آباد کا دورہ کیا ہے میں اپنے رکن جا بی بختی تھورس کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنی صحت میں وہجاں بلا یا نہیں دعوت دی جس میں ہم شریک ہوئے۔ لوگوں نے اپنے مسائل پیش کئے میں میں زد افتاد کا بھی مسئلہ ہے جو نصیر آباد کی روپیہ روپیہ کی صدی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ دن دور نہیں ہے جب ہم جسم و تھور پر خابو پالیں گے اور شرقی نصیر آباد الجہلاتے نجیتوں میں تبدیل ہو جائے گا۔

جناب والا! میں اب کوئٹہ شہر کی طرف آتا ہوں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور یہ صعبہ کا صدر مقام بھی ہے۔ کوئٹہ کی آن کی صورت حال نہایت تشویشناک ہے مجھے کوئٹہ دیکھ کر افسوس بھی ہوتا ہے یہاں کی مشرکیں گلیاں تنگ ہیں۔ یہاں پانی کا مسئلہ ہے۔ تعلیم کا مسئلہ ہے، ہسپتال کا مسئلہ ہے۔ ہسپتال میں بھی رشتہ ہوتا ہے میں نے یہاں ہر مسئلہ کو دیکھا ہے۔ سمجھا ہے۔ مجھے یہ مسائل بخوبی کوڑا دکھ ہوتا ہے۔ ہم نے یہ مسائل حل کرنے نہیں بیٹھی لئے کا محکمہ بھی ان مسائل کے حل کے لئے بنایا گی تھا۔ کیوڑی لئے کا وغیرہ بھی صرف اسی چیز کے لئے لا یا گی ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر ہر ادھ کر ہوتا ہے کہ وہ اپنا صحیح مقصد نہیں پاسکے ہیں۔ اس کے ذمے۔۔ سورجی اور درنجی والی سپلائی کا کام مکایا گیا ہے۔ یہ ایک پل بنار ہے میں جس میں آمد و رفت کی سہولت ہو جائے اس سپلائی کو دیکھ کر خوش بھی ہوئی کہ یہاں کے لوگوں کو متباول راستہ ملا ہے اور ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دی گئی یہ لیکن یہ کہتے ہوئے مجھے عار محسوس نہیں ہوتی ہے۔ کہ وہاں کام

صحیح نہیں ہو رہا ہے مجھے یہ کہتے ہوئے عار محسوس نہیں ہوتی ہے جو چیز صحیح نظر نہ آئے اس کے بارے میں عوام کو اعتماد میں لینا چاہیئے۔ اس سے تو طریفک کا مسئلہ حل نہیں ہو گا جو ایک مطین نظر تھا۔ میں اس پر غور کر دیکھا۔ کہ کیسے اس طریفک کے مسئلے کو حل کیا جائے۔ اور کس طرح کوئٹہ جو ہاڑا صدر مقام ہے اس کو مزید خوبصورت بنایا جائے۔ لہذا میں نے کیوڑی اسے کے حکام کو کہا ہے اگر آپ سارے کوئٹہ کو خوبصورت نہیں بناسکتے ہیں تو حکم ازکم ایک گلی غربنے کے

طور پر اچھی بنادی کی یہ کارنامہ ہے کیوں ڈی لے کا۔ (تاییاں)

میرے ایک دوسرے مفرز مہربنے کہا کہ بلوچستان کے دوسرے شہروں کو بھی کیوں ڈی لے میں شامل گرد یا جائے۔ گدھے اور گھوڑے کو ایک ساتھ ملادیا جائے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ علاقے توجہ کے طالب نہیں یہ بھی توجہ چاہتے ہیں۔ یہ بھی ہماری ذمہ داری میں ہے ہم انہیں بھی مرا عات دیں گے۔ جو ایک شہری کا حق ہے یہ ایک ہم ذمہ داری ہے جو کارپورشن اور کیوں ڈی لے نے پوری کرنی ہے۔ ہم ان کو پہلے والے حال پر تو نہیں چھوڑ سکتے ہیں یہ ہمارا بنیادی فرض ہی نہیں ہے بلکہ ہماری کوشش ہو گی کہ تمام شہروں کو جو سہولیت دے سکتے ہیں وہ ان کو دیں۔ ہم اپنے دیہاتی بھائیوں کو بھی وہ حقوق دیں لگے جو شہروں کو دے رہے ہیں۔ (تحسین و آفرین)

ایک مفرز رکن جن کا تعلق لورالان سے ہے انہوں نے کہا ہے کہ باقی علاقوں کی طرح اس کو بھی پراجیکٹ ایریا قرار دیا جائے۔ جس سے آٹھ سال پہلے مری بھٹکی کو پراجیکٹ ایریا قرار دیا گیا ہے۔ یہ بہ نہیں ہے لہاس سے اسکو کیا فائدہ حاصل ہوا ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ پراجیکٹ کا تو نام ہے وہاں وہ بنیادی فائدہ حاصل نہیں ہوا ہے۔ میں اس کی تفصیل ہی تو نہیں جانا چاہتا۔ لیکن اسی الہوان کے وسط سے ان افسران کو جو پراجیکٹ ایریا پر کام کر رہے ہیں گذارش کو دنگا کر وہ لیے کام کریں جس سے عوام کو فائدہ ہو جسی سے عوام کی تقدیر بدل سکے وہاں کی معاشی اور سیاسی، اقتصادی حالت بدل سکے۔ وہاں پر آپ ایریکن پرائیلیشنز نے تعمیر ہم اسی بارے میں پوری سمجھی گئی سے غور کریں گے۔

اسی علاقے کے لئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہاں ایک چھوٹا سا ہسپتال ہے۔ اسی علاقے کے لئے اتنا چھوٹا سا ہسپتال بہت افسوسناک بات ہے ہم اس پر پوری سمجھی گی سے غزر کریں گے۔ اور دوسرے سے تو سیع کر کے اسے ایسا ہسپتال بنایاں گے جو وہاں کے مریضوں کے علاج اور سماں کش کے لئے کافی ہو گا۔ (تحسین و آفرین)

جانب والا! ایک اور خاص چیز جس کا ذکر کیا گیا ہے وہ تیلم ہے تیلم ایک زیر ہے تعلیم کے بغیر انسان جیوان ہے ہمارے مفرز رکن نے جو بار کھان کانج کے متعلق کہا ہے کہ وہ اب تک پر اعڑی اسکوں کی عمارت میں۔ اب تک چل رہا ہے میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انٹر میڈی سٹ کا یہ جو چل رہا ہے اور پر اعڑی کوکل کی عمارت میں ہے اس کے متعلق انتظامیہ کو غور کرنا چاہئی اور کامیاب کیلئے موزوں عمارت مہیا کی جائے

یہ کافی تو بنا دیتے ہیں ملک وہاں بچپن کے پڑھنے کا فقدان ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ احمد شاہ گفتہ ان صاحب اسی پر پوری توجہ دی گئے وہاں پر پڑھنے کے لئے طالب علم ہیں۔ کافی یہی تو سیٹ کی جائے گی۔ جسے بچپن تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

جناب والا! ہمارے ایک معزز مجرم صاحب نے کہا ہے کہ ڈوب میں بلڈ بیک ہونا چل جائیے۔ وہاں پر بلڈ انفیوژن کے لئے انتظام ہونا چاہیئے میں معزز مجرم صاحب سے کہوں گا کہ وہ وہاں پر رضا کار تیار فرمائیں تو ہم یہاں سے ایک میم بھیجیں گے جو خون اکٹھا کرے گی اور بعد میں یہ سختی ضرورت مند لوگوں کے کام آسکے گا۔ (تحسن و آفرین)

میں تو کہتا ہوں خاران کیا سارا بلوچستان بسماں گے کے جزو میں ہے ہم نے علی طور پر احساسِ مجرمی اور بالوی بلوچستان کے عوام سے یہ احساسِ مجرمی دفعہ کرنا ہے۔ یہ صرف احساس ہے ہم کسی سے بچپن نہیں ہیں ہم تمام صوبوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو ترقی یافتہ ہیں۔

جناب والا! بلوچستان میں تو غیثم روایات ہیں۔ بلوچستان کے لوگ ہمہان فواز ہیں۔ اگر آپ ان کے پاس جائیں تو ایک غریب سے غریب آدمی بھی آپکے لئے ایک دنیہ قربان کر دے گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہر جنہیں میں ہر بات میں بلوچستان بازی ملے جائے گا۔

صدرِ ملکت جناب مجید خیار الحق صاحب نے فرمایا ہے جو اچھی چیز ہوتی ہے میں اس کی ابتدا بلوچستان سے ہوتا ہوں۔ انشاء اللہ ہر اچھی چیز کی ابتدا، بلوچستان سے ہو گی۔ اسلام الگ نافذ ہو گا تو بلوچستان سے ہی نافذ ہو گا۔ کوئی اچھی روایات قائم ہونگی تو بلوچستان سے ہی ہونگی۔ خاران کے لوگ بھی ہمہان فواز ہیں۔ جناب والا! خاران کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں میر عبدالحکیم نو شیر واقع، جو ہمارے ساتھی اور پاکستانی سیکرٹری سیکرٹری ہیں۔ میں انکو یقین دلاتا ہوں کہ ہم خاران کو بھوٹے نہیں انکے مسائل پر پوری توجہ روی جائیگا ہم انہیں بھلاکیوں بھوول سکتے ہیں۔ ۶

یہاں پر زمینوں کے متعلق کہا گیا ہے۔ ہماری زمینیں ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ زمینیں ان کے نام درج ہوئی چاہیں اور ہمیں مالکا ز حقوق دیئے جائیں۔ معزز رکن محمد صالح بھوتانی، صاحب نے بھی اس میں کے بارے میں کہا۔ میں انکی خدمت میں کہتا ہوں کہ میں نے مشتعلہ افسروں سے اس وقت بھی بات کی تھی جب میں اسی عمدہ پر نہیں تھا۔ میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے جو کئی مرتبہ کہا ہو گا یہ کہ جانتے ہیں کہ لئے والاجب کوئی چیز نہ لیتا ہے تو پھر طریقہ مشکل سے والپس کرتا ہے۔ اس کے لئے بہت سچے کرنا ہوتا ہے پھر آگے واسطہ نہ کردا ہی سے ہے اور اسکے سرخ فیٹی سے کام جلد نہیں نکلتے۔

تمامہ میرے خیال میں یہ نا انصافی ہے میں صرف سب سب کی بات نہیں کرتا بلکہ میری نظر میں سارا بلوچستان ہے میں بلوچستان کے ان سارے لوگوں کی بات کرتا ہوں جن کے حقوق تلف ہوئے ہیں اور ہمیں اسی طبقے سے اسکا ازالہ کرنا ہے کہ آئینہ کوئی یہ کہہ سکے کہ اسکے ساتھ ظلم اور تشدد ہوا ہے بلکہ ہم بہتر طریقہ کار کے تحت اس مشکل کو نشاہی میں لے گئے۔ چنانچہ ایک تجھی کی زیر صدارت چیف سیکریٹری صاحب تسلیم ویچ چوتھام چیزوں کا جائزہ لے گئی اور اسکے بعد میرور ڈاؤن یونیورسٹی حکومت کو ایک جامع پروگرام پیش کر دی۔ کہ حکومت اور عوام کی مشکلات اس سلسلے میں کیا ہیں ۔

**جناب والا** ۔ میں نے اپنے قابل احترام رکن، ہماری مری کی تقریر میں وہ اچھی اور جامع تقریر کرتے ہیں۔ انہوں نے امیر و غریب کے باقی فرق بیان کرتے ہوئے جن خیالات کا انہمار فرمایا وہ قابل قدر ہیں اور اسی جس قدرست پائیں کی جائے تم ہے، انہوں نے کہا کہ ہم تو کھیرے اور آکھورڑے اور یہی بڑے پڑے کا بخوبی میں پڑھتے ہیں۔ جب ایک جرداہ اپنے مشکل سے زندگی سبز کرتا ہے ایک چرواہے کے روکے کو بھی الجیز، داکڑ، سی لیچی اور پی سی الی آفسنہ نباہی ہے۔ مجھے یہ تنکڑے کی خوشی ہوئی ہے۔ ہمیں اتنی تجویز پر عمل پیرا ہونا چاہیئے اور انشا اللہ ان پر عمل کریں گے۔ (تحمید و آفرین) مجھے علم ہے کہ آپ کا علاقہ تعلیمی لحاظ سے پساذ ہے یہ کہ جب مری کا علاقہ دیکھا تھا، میں وہاں گیجا۔ تو وہاں صرف ایک پرائمری اسکول تھا اور جب ہم چھوڑ کر لے گئے تھے تو وہاں پر تبیس اسکول قائم تھے۔ اسکے علاوہ ہسپتاں وغیرہ بھی قائم کئے گئے۔ گذشتہ ساڑھے سات سالوں کے عرصہ میں بھی کافی ترقی ہو چکی ہے۔ میں آپ کو یقین دلتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں تو ہم ضرور اس پسندیدہ کو دور کریں گے۔

**جناب اسپیکر!** میری ہم منز عالیاتی صاحبہ نے خواتین پر توجہ دینے کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آج تک خواتین کیسے کچھ نہیں رکھا گیا۔ میں اسی خدمت میں اسے بڑھ کر اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ ہم اسکو ایکیں نباہے کیلئے کہا ہے ہر رکن اسیلی کی طرح وہ خواتین کی بہبود کیلئے اسکیم پیش کریں۔ اب ہم نے دیکھا ہے کہ وہ کیا کرتی ہیں۔ آیا وہ خواتین کو نظر انداز کرتی ہیں یا اسکیم پیش کرتی ہیں۔

**جناب والا!** میکٹاٹکی ملکی بندشی کے بارے میں کہا گیا۔ جہاں تک اسکا تعین ہے تو میں بھی اس خیال سے متفق ہوں کہ ملک کے بند ہونے سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بتلانا جا ہتا ہوں کہ یہ ذمہ داری حکومت بلوچستان کی نہیں بلکہ اسکا تعین وفاقی حکومت نہ ہے تمام لاد ائندہ آرڈر کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہے میں بند ہونے سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو گا۔ لازمی

طور پر اسکے نتیجے میں بیرونی زگاری بڑھے گی اور بلاشبہ ایک اور صیانتی ہمارے لئے میں پڑ جائیگی۔ اور اسکا خدشہ بھی عیاں ہے کہ بولان ٹیکٹیں اور بیلہ ٹیکٹیں میں کے نہ ہر جانے سے لوگوں کے اقتضاد کی اور معافی حالات پر مشتمل اثر پڑے گا۔ ہم نے اب بھی مرکزی حکومت کی توجہ اس طرف بندول کر دی گئی ہے اور ان خذالت کی نشاندہی کیا ہے۔ اور امید ہے کہ وفاقی حکومت اس مسئلہ پر پوری توجیہ کی کے ساتھ خور کر دیں گے۔ اور لازمی طور پر کوئی ایسا کام نہیں کرے گی جسی کے نتیجے میں بلوچستان کے عوام بیرونی گاؤں کی زندگی آئینا۔

جانب والا بیہاں پر ٹھیکیداروں کا ذکر کیا گی تھا۔ کوہہ مجھ کام نہیں کرتے۔ مزید یہ کہ بعض جنگوں پر سرداروں کا حقہ بھی ہوتا ہے۔ میرے علم میں یہ بات نہیں میرے علاقہ میں ایسا نہیں کیا اور جنگی میں ہو سکتا ہے۔ جہاں تک ٹھیکیداروں کے کام کے عیز معاشری ہونے کا تعلق ہے اور اس ضمن میں میرے جانب جانب یوسف پیر علی زین صاحب نے بھی کہا کہ ایک طرف سڑک بنتی ہے تو دوسری طرف اکھڑ جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کا یعنی ٹھیکیدار اور اہلکار دو لوگوں کا معاشر گرا ہوا ہے۔

ٹھیکیداروں کی پردی کو ایتفاقیشن کی بات ہے تو لازمی طور پر ایسا کرنے سے انکا حقوق مارے جاتے ہیں۔ یخونکہ یہ ہمارے علاقہ کے آدمی ہوتے ہیں۔ اسلئے ہمیں اپنی آنکھیں بعض مرتبہ بند کرنا پڑتی ہے۔ غالباً جو اس سے مسئلہ اجرے گا۔ دوسری جانب ہم تمام کے تمام اہلکاروں کے خلاف فوری کارروائی کر کے نوکری سے نکال نہیں سکتے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ لہذا ہم ایک محکمی تشکیل دیں گے تاکہ وہ تمام ٹھیکیداروں کے کام کا تفصیلی جائزہ لے۔ جب اسکا جائزہ یا جائزہ کا اور پایا جائیگا۔ کہ کس ٹھیکیدار کے کام معاشری نہیں ہیں تو اسکو بدلک رست کر دیا جائیگا۔ اور دوسری جانب ایسے افراد کو جو اہل ایسکے کام کو ایسا بدلک رست کیا جائیگا کہ انہیں دوسری جگہ نوکری نہیں مل سکے گی۔

جانب والا بیہاں یہ بھی کہا گیا اور مجھے یہ دیکھ کر مکھ بھی ہووا یعنی مکران، نصیر آباد اور دوسرے علاقوں میں جا کر دورہ کیا۔ لوگوں کا مطالبه تھا کہ ٹھانوں پلانٹ ہوئی ہے نقشہ نہ ہوا ہے۔ زمینیں الٹ ہوئی ہیں۔ اور الٹ منٹ بعد میں یہ کی گئی۔ اس کے لئے میں نے کہ تھا کہ ایک کمیٹی تشکیل دوں گا تاکہ وہ جائزہ لے کر کیا بات ہوئی ہے ٹھانٹ پلانٹ ہوئی نقشہ بنے اور زمینیں الٹ ہوئی اور آج تک اس پر کام نہیں ہوا۔ اث و اش میں اسکا تفصیل جائزہ لونگا۔ یہ بنیادی حق ہے جو میں ضروری سمجھتا ہوں۔ گذافی کو یعنی دوسرے علاقوں کو یعنی سارے بلوچستان میں ملکیت کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کر آیا

یہ جو میں مکان بنارہا ہوں وہ میری حد ملکیت میں آتا ہے یا نہیں مساوی پر حکیمت ایسا رہا۔ وغیرہ۔ وہاں کے لوگوں کو یہی نہیں معلوم کیا بلکہ یہ جو چار دیواری بنائی ہے۔ میری حد ملکیت میں آتی ہے یا نہیں تو جانتا لے! میری یہ کوشش ہو گی کہ فوری طور پر ان اہم اور ضروری سائل پر توجہ دوں گا۔ ان علاقوں کا سروے کیا جائے اور معلوم کی جائے کہ کس قدر مکانات ہیں۔ کون مالک ہے۔ تاکہ آئندہ کیلئے کوئی منصوبہ تیار کریں بلکہ جو کہ منصوبے کے مطابق صحیح ہو۔ اس میں سڑکیں اور تمام بنیادی سہوں تاکہ ہم اس اہم بنیادی سلسلے کو حل کر سکیں۔

جباں والا! جہاں تک بلکوں سے قرض لینے کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں اور میرا خیال بھی ہی تھا کہ بنکوں میں مقامی لوگوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پرائم منڈ جو شجو صاحب نے کہا تھا کہ مقامی لوگ آنکے بڑھیں۔ ترقی کے میدان میں آئی گی حکومت آپ کو یقین دلاتی ہے کہ وہ تمام سہوں تیس جو شیز افراد کو مل رہی ہیں وہ یہاں کے عوام کو بھی میں کی مجھے ایسے ہے کہ بلوچستان کے عوام کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

## ملک محمد یوسف اچکزی

صلیبوں میں جنلب والہا۔

## فضیلہ عالیہانی

جباں اسپیکر! میں جباں کی توجہ مہذول اس جانب مہذول کرانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان اسیلی کے تواعد و انصباط کار میں ہے کہ جب وزیر اعلیٰ صاحب اپنی اختتامی تقریر کر رہے ہوں تو کوئی مبرد و ران تقریر مداخلت نہیں کر سکتا ہے۔ صرف پاؤٹ آفت آرڈر پر بولی سکتے ہیں۔

## مسٹر اسپیکر

یوسف صاحب آپ یہ بات اپنی بھٹ تقریر میں کر سکتے تھے۔ لہذا بار بار مدد اخذت اچھی بات نہیں۔

## وزیر اعلیٰ

جباں والا! میں اپنے بڑے پیارے اور فری دوست ملکی صاحب جنہوں نے

بحث پر زیادہ تضریر نہیں کی صرف ایک شعر ہے ۔ میں اسی شعر کو دوبارہ دھرانا چاہتا ہوں ۔  
بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جو پھر ان تو ایک قطرہ خون نکلا.....

جانب والا ! یہ ہوتا ہے کہ دل پورے جسم کو خون دیتا ہے لیکن اگر دل کو چھڑ جائے  
 تو عین سے بھائی نے کہا اسی میں ایک قطرہ خون ہی نکلتا ہے ۔

بہب و الا ! چند بنا دری چیزوں کی طرف جانب کی توجہ مبذول کرنا تاچا ہتا ہوں بیور و کری  
 کوئی اسے کہتا ہے تو کردا ہی ۔ انہیں پڑے پڑے خطایات میں ہیں اس باسے میں میں یہ کہوں گا  
 کہ انہیں کنی حالت سے گزرنا پڑتا ہے آپ جانتے ہیں کہ مختلف قسم کی حکومتیں آتی ہیں ۔ ایک حکومت  
 ایک طرح کی ہوتی ہے تو دوسری حکومت دوسری طرح کی ایک حکومت سفید کو کالا کرنا تاچا ہوتی ہے  
 تو دوسری کالا کو سفید کرنا چاہتی ہے ۔ ہمیں بیور و کری کی مختلف طرح سے بجز یہ کرنا چاہیے ۔ یعنی  
 ہم اپنے آپ کو جس مقام پر لے جانا چاہتے ہیں ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہ بیور و کری وہ مقام  
 پاسکی نہ ہم وہ مقام پاسکے ۔ اولاً ہم مہرانی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ ایک بحقولہ ہے کہ  
 انگریز شاہ ایک مرغی سمجھ لگائے تو عوام ہزاروں مرغیاں سمجھ پرستا دینگے ۔ ہمیں ان چیزوں پر عنور کرنا  
 چاہیے ۔ ہم عوامی نمائیے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم عوام کے مسائل سمجھیں گوی ۔ ہم ان کی تخلیفات کو  
 دور کریں اسی کیلئے ہمیں انگریز کو سختی بھی برداشت کرنی پڑے تو ہمیں یہ سختی حسینی کی جدائت ہوئی چاہیے  
 تب کہیں جا کر ہم ان کاموں کو پورا کر سکتے ہیں ۔ ایک طرف ہمارے بلوچستان کی بیور و کری ہے  
 جسی کی میں تعریف کرنا نہیں چاہتا ۔ میکن اچھے کاموں کی تعریف بھی کرنا چاہیے ۔ اور پُرسے کام پر تنقید نہیں  
 اسی وقت آپ کی بیور و کری آگے پڑھ سکتی ہے ۔ اگر میں اس سلسلہ میں اپنے چیف سینکڑری صاحبکا  
 ذکر کروں تو بے جانہ ہوگا ۔ انہوں نے کافی وقت اس بلوچستان میں گزارا ہے ۔ اور جہاں تک مجھے ان کے  
 ساتھ کام کرنے کا قریبی اتفاق ہوا ہے ۔ میں یہ دریغہ کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے مجھے آج تک کمی ایک بات  
 کی بھی شبکابت کا موقع نہیں دیا بلکہ انہوں نے میری صحیح رہنمائی کی ان کی راہنمائی میں میں نے جو قدم اٹھایا ہے  
 وہ صحیح ۔ اور بلوچستان کے مفاد میں ہو گا ۔ (تایاں) آپ بہاں سے رخصت ہو رہے ہیں میں اس  
 ایوان کے لامپ سے انہیں ٹھیک کیا دیجی کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں ایسا آفسر جہاں کہیں بھی جائے گا ۔ وہ لوگوں  
 کی خدمت کرے گا ۔ وہ لوگوں کے دل مودے گا ۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب و کاران  
 کرے اور وہ لوگوں کی خدمت کریں ۔ (تایاں)

جناب والا! آپ اگر پاکستان کا چاہئہ میں اس کے مقابلے تھے بھارت کی وسیع سلطنت ہے جو میں نہ کروڑ میان رہتے ہیں اگر آپ ان سے مقابلہ کریں تو آپ کو زمین دامن کا فرق نظر آئے گا۔ آپ پر کسی نہ شک نہیں کیا ہے آپ کی دوائی اور ای پر شبہ غارہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے پر علک ہندوستان کے میان جب پاکستان میں آتے ہیں تو پویسیں والے ان کے بھی پر لگتے ہیں۔ میں اپنی اقلیتوں کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ محفوظ ہیں ہم نے آپ کو ہر سطح پر خائناً دی دی ہے آپ ہمارے ترقیات کاموں میں برابر کے شریک ہیں ہمارے ہر کام میں آپ شامل ہیں ہم نے آپ کو مراعات دی ہیں اگر کوئی حقوق کی حق تھی ہوتی ہے ہم بھی ٹھہرائے ہیں۔ اس کا ارادہ کریں گے۔ اور آپ کی تسلیک رائی گے۔

جناب والا۔ مجھے ہر ضریر پیار ہے مجھے پیشین پیارا ہے مجھے کوئہ پیارا ہے مجھے تربیت پیارا ہے اور مکران پیارا ہے رضیر آہار پیارا ہے۔ میں کسی کس کا ذکر کروں؟ مجھے سب پیارے ہو مجھے صحیح طور پر پیشین کے بارے میں علم چے دہائی کے لوگوں کی مشکلات کا مجھے علم ہے دہائی کافی مہاجرین کے مسائل ہیں۔ پیشین کے بارے میں مجھے تباہی ہے میں اپنے ان میان کا استھانی شکر کو اڑاہوں ہم پیشین کو کبھی نظر انداز نہ کرتے ہیں۔ پیشین میرے دل میں ہے۔ افراط دل، جو بگ ہوتی ہے بڑی اچھی ہوتی ہے۔

جناب والا! اب میں دوبارہ چند بنیادی چیزوں عرض کروں گا۔ ہماری منصوبہ بندی صحیح ہوتی جا رہی ہے آج تک جو کچھ ہوا ہے۔ یہاں بہت کام ہوتے ہیں لیکن صحیح منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہوتے ہیں۔ یہیں کہتے ہوں کہ تمام کاموں کے لئے صحیح منصوبہ بندی ضروری ہے۔ یہیں جناب وزیر خزانہ سے عرض کر دیا گا کہ آپ ایسی منصوبہ بندی کریں جو ترقیات میں مدد و معاون ہو۔ اور بلوچستان کو پستی سے نکال کر جاندے کا تکمیل کے لئے جائیں۔ ایسی جامع منصوبہ بندی ہوئی چاہیئے جس سے ترقیات کام صاف نظر آئیں۔

جناب والا! پاکستان ہم سب کو پیارا ہے پاکستان کی سالمیت اور استحکام ہم سب کو ہمیزرا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس ملک کے وقار اور عظمت کو کیسے قائم رکھ سکتے ہیں ہم سب کافر ریاستی ہے ہیں جوون نہیں چاہیئے۔ کہ پاکستان کتنی ترقیوں کے بعد وجود میں آیا ہے۔ میں اگر قرآنیوں کا ذکر کروں تو اس کے لئے بہت بڑی تفہیں چاہیئے۔ پاکستان صرف ایک نظریہ کے تحت حاصل ہوا ہے وہ صرف نظریہ اسلام ہے۔ جس نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک پاٹی فارم پر جمع کیا۔۔۔ ہمارے مہاجر بھائی جنہوں نے اپنے گھر اور تعلیم کو چھوڑا ہے اپنی اپنی ملٹی عزیز چور ڈناؤ پا ہے۔ اذ کہ سامنے یہ نہیں تھا۔ کہ پاکستان میں جا کر بیتلہ کی زینی میں گے۔ کاروبار کریں گے۔ پاکستان ایک نظریہ کے تحت حاصل ہوا ہے لیکن یہ افسوس کی بات ہے ہم اپنے اسنے نظریہ سے بہت گئے ہیں، میں سوچنا چاہیئے کہ اگر خدا نخواستہ جسمیے کہتے ہیں یہاں کیفیت نہیں ہے۔

لکھتے افسوس کی بات ہے کہ ہم اڑنے والے سال سے اپنا نظریہ نہیں متعین کر سکے ہیں جو قوم اپنے اندر یہ متعین نہیں کر سکتے ہے ایسی قوم کو رہنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ نہیں سوچنا چاہیے کہ اگر پاکستان نہیں رہتا ہے تو یہ انسانیان برہنی کی نہ نیشنل اسمبلی رہنگے نہ ہم رہنگے نہ ملک رہے گا۔ آپ تاریخ کو سامنے رکھیں جن قوموں نے تغا فلی سے کام لیا ہے۔ جن قوموں نے اپنے آپ کو ایسی بیچی ہیں ڈال دیا ہے تو ان کا آج کوئی نام و نشان نہیں ہے جو حاکم تھے وہ محکموں سے بدتر زندگی گزار رہے ہے جیسے ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ یہ لوگ جو غلط صورت کے خواستے بلند کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا نخواستہ اس پاکستان سے ہمارے لئے رومنی کوں بہتر ہے یہی ان کو پڑتے ادی کہتا ہے کہ پاکستان نے ہمیں بہت سی چیزوں سے لفڑا ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہم نے اسی ملک کی تدریجی کی۔ اس کو نوازا نہیں کی۔ اس کو نوازا نہیں کی اور اس کے احکام کے لئے بچھ نہیں کی۔ ہمیں یہ چیز نظر انداز نہیں کرنے چاہیے۔ یہی تو بلوچستان کے عوام کو سلام پہنچاتا ہوں۔ بلوچستان کے عوام اور سرداروں نے ہمیں اس کے لئے بہت کام کیا ہے۔ تنقید کرنے والے لوگ لوگ کہتے ہیں یہ سروار ناکارہ ہیں انہوں نے عوام کو دٹا ہے۔ لیکن میں ان سرداروں کو سلام کرتا ہوں کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ پاکستان میں شامل ہوئے ہیں تو انہوں نے یہ زبان ہو کر کہا ہم پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ یہ ان کا عظیم کارناامہ تھا۔ یہیں انہیں سلام کرتا ہوں

### (تجھیں و آفرین)

خاب والا! ہمارے بزرگوں نے جو اچھے کام کئے ہیں ہمیں ان قادر کرنے چاہیے۔ عزت کرنے چاہیے۔ ان کے کارناموں کو یاد رکھنا چاہیے۔ اس سے تازخہ بنتی ہے، اسی قوی میں پروان چڑھتی ہیں اور مضمود ہوتی ہے۔ میرا یہ فرضی ہے۔ اور میں اگر یہ نہ کہوں تو میرے فرض میں کوتا ہی ہو گی کہ میں جناب محمد خان جننجو چاہ۔ اور جنل محمد ضیار الحق صاحب کی خدمت کا اعتراف نہ کروں میں اس معزیز اپوان کے توسط سے ان کی خدمت میں میار کے پادپشتی کرتا ہوں۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں مرکزی حکومت قائم ہو چکی ہے تو یہ اس بھائی بن جائے گے۔ سینیٹ قائم ہو چکا ہے۔ میں یہاں کہنے کا ذکر کر دوں۔ یہ تنقید کرنے والے کہتے ہیں۔ اب تو ان تنقید کرنے والوں نے بھی اعتراف کر لیا ہے کہ بلوچستان میں اس سے اچھی حکومت پہلے کبھی قائم نہیں ہوئی۔ یہ ایک عظیم کارناامہ ہے۔ جس طرح سے پہلے ہماری عزت افزائی کی کوئی ہماری مدد فرمائی ہے ہم اب بھی ان سے یہ موقع رکھتے ہیں وہی نظر کرم رکھیں گے۔

ایک اور چیز جو بہت ضروری ہے اس ہاؤس کی توجہ مندوں کی ادائی ہے۔ آٹھ سال سے جو کام کیا جا رہا ہے وہ اس ملک میں نظام اسلام قائم ہو۔ بعضی تنقید کرنے والے اسلام پر بھی تنقید کر سکتے ہیں۔

وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ تماز کیا ہے اٹھنے بلیٹھنے کا نام ہے اور روندہ کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہمارے صدر صاحب نے کوئی دوسرا لفڑو نہیں لگایا ہے نہ زمین کا فرہ لگایا ہے۔ انہوں نے صرف ایک ہی لفڑو لگایا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔ ہم نے یہاں اسلامی شریعت نافذ کرنی ہے۔ میں صدر صاحب سے گزارش کروں گا کہ پہلے عوام نے آپ کو یہ اعزاز دیا کہ۔ ریفارڈم کے ذریعہ آپ کو منتخب کیا ہے۔ اب آپ کو کسی چیز کا انتظار نہیں کرنا چاہیے پوری قوم آپ کے ساتھ ہے۔ آئیں آپ اس ناک میں تمام تو انیں اسلامی طرز میں ایک ہی رفتار مذکور کریں۔ پوری قوم آپ کے ساتھ ہے۔ میگر یہاں کے کچھ لوگ بھروسے مجھی اسلام کا نام نہیں لیتے ہیں ہمیں باہر کے لوگ بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ اسلام کا نام بار بار لیتے ہیں۔ آپ کا اسلام کہاں ہے۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ اسلام کا پرچاہونا چاہئے تلقین ہوئی چاہئے۔ مسلمان کے بخات اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں میں ہے۔ میں اسی مفرز الیوان کے تمام پیتا ہیں مفرز میران کا شخوگزار ہوں۔ جسی قدر شکر یہ ادا کروں وہ تم ہے۔ میں نے جن خیالات کا اظہار کیا آپ نے غور سے سنائے۔ آپ نے میری یہ طوفی بھوٹی تقریب سخن سے سخن ہے۔ مجھے تو نہ اُرود صحیح آتی ہے اور نہ بولنے کا صحیح دھنگ آتا ہے۔ لیکن جو کچھ میری بھوٹی میں آیا وہ میں نہ کہہ دیا۔ میں نے اپنے ناقص خیالات پیش کر دیئے ہیں۔ آپ نے غور سے سنا بہت مہربان۔ میں رخصت ہونے سے پہلے آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم دوبارہ یہاں میں گے بیٹھیں گے اور ملاقات ہو گی میں آپ تک پہنچوں گا آپ مجھ تک پہنچیں تاکہ ہم مل جل کر اسی بیوچان کو خوشحال بنالیں اور خوشحالی میں اضافہ کوئی۔ **(تحسین و آفرین)**

جناب والا! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں بینا چاہتا۔ میں جناب اسپیکر صاحب کا بھی شکر گزار ہوں، آپ نے جس احتی طریقے سے اسی باوقار ہاؤس کو چلایا ہے مجھے خوشی ہے آپ اسی طہرے کے بالکل مستحق ہیں اور میں آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ **(تایاں)**  
 میں اپنے ڈپلی اسپیکر صاحب کو بھی فراموش نہیں کر سکتا ہوں۔ الگچہ ان کو صرف ایکث ن صدارت کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ انہوں نے جس بہر انداز اور شاندار طریقے سے اپنے فرائض سرجنام دیئے ہیں اسی کے بیٹھنے نظر وہ بھی اسی عہدے کے اہل ہیں **(تایاں)**  
 جن افراد نے تنقید کا ہے میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے تنقید کا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں اپنے زریں مشوروں سے مستفید کیا ہے۔ اور میں ان کی تنقید کا سمجھتا ہوں کہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ **(تایاں)**

اور جن ارکان نے تہذیتی کلمات کہے ہیں میں ان کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں کیونکہ تہذیتی کلمات ایسے ہیں جس کے بوجہ تکہ انسان بجا تا ہے میکن آپ تینیں کریں آپ کی تنقید کا اور تہذیت کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں اور انہا اللہ ہم بہتر سے بہتر کارکردگی دکھا سکیں گے۔

خاب والارا یہ سمجھتے منظور کرنے اور مجہد پر اعتماد کرنے کا بھی شکر یہ۔ دعا کریں ہمیں اللہ تعالیٰ اس میں کامیاب فرمائے۔ آینے۔ والسلام۔ (تینی و آخرین) پاکستان پائندہ با و

**مسٹر اسیکر ڈاہ معزز ارکین اسمبلی** میں آپکا مشکور ہوں کہ آپنے بچت اجلاس کے دو دن ان تمام کارروائی کو خوش اسلوبی سے انجام دیجئے کے سلسلہ میں مکمل تعاون کیا۔

بچھے ایسید ہے کہ آئندیہ بھی انشا اللہ مجھے آپکا تعاون حاصل رہے گا۔ جیسا کہ یام صاحب نصانی تقریر کے دوران جیلانی صاحب کی خدمات کو سلاما ہے۔ میں اور یہ معزز ایوان بھی انکو خراچ تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ جہاں کہیں بھی رہیں، ملک قوم کی اس طرح خدمت کر سکتا رہی۔ معزز ارکین! اب سیکر ڈری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر منا یعنی گے،

Azhar Saeed Khan, "In exercise of the powers conferred upon Secretary Assembly, me by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, and provisions enabling me in this behalf, I, Lieutenant General Khush-dil Khan Afridi, Governor of Baluchistan, hereby order that the Provincial Assembly of Baluchistan shall stand prorogued on 6.6.1985, with immediate effect"

**مسٹر اسیکر ڈاہ گورنر بلوچستان کے حکم کے تحت اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ شکر یہ۔**

(ساطھ گیارہ بجے، قبل از دوپہر، اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہو گیا)